بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

بعون اللہ تعالیٰ وتبارک ان ھٰذا

الکتاب المبارک ھو اصح الکتب۔ ہماری نیا پار لگا جانا۔

وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسۡبُہٗ رَبَّنَا عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡنَا وَاِلَیۡکَ اَنَبۡنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ۝

ماشاءاللہ لا قوۃ الا باللہ

بحوالہ مستند (حصہ اوّل)

۱۲ بارہ تقریریں

قرآن وحدیث، وتفسیریں

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تاریخ اشاعت ۷، جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

الحمدللہ الباری علیٰ اِنَّ ھٰذا السفر الذی ھو عین الخیر الجاری ومفید للناظر والقاری

استفادہ

ازکتب مرشدی فقیر غلام زین الدین صاحب چشتی نظامی

مرتبہ

حافظ محمد ھاشم قریشی چشتی آستانہ عالیہ ٹبہ شریف ترگ

معاونین صاحبزادگان حاجی غلام معین الدین وعلاؤالدین صاحب


شیخ المشائخ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ
شاہ محمد سلیمان تونسوی
رحمۃ اللہ علیہ
المعروف پیر پٹھان
کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس
PDF فائل میں دستیاب ہیں
PDF
جس بھائی کو چاہیئے وہ ہمارے واٹس ایپ پر مفت حاصل کرسکتا ہے
مزید معلومات کیلئے ہمارے YouTube
یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں
Sulemania Chishtia Library
PDF
اس کے علاوہ دیگر تونسوی خواجگان کی سیرت
پر کتب اور اسلامی کتب بھی طلب کرسکتے ہیں۔
خلیفہ مدنی تونسوی
+92 332 1717717

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا فتح الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے الحاق شدہ

ناظرۃ القرآن

حفظ القرآن

تجوید القرآن

درسِ نظامی

تمام شعبہ جات میں

داخلہ جاری ہے

عصری علوم

جماعت اول تا بی۔ایس
(سوشل سائنسز)

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
مکھڈ شریف (اٹک)

0343-5894737, 0342-5276304

خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ
نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ
فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَمَّا بَعْدُ وَذَکِّرْ فَاِنَّ
الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط

عرضِ ناشر:- چند دوستوں نے تقریروں کے مضمون جو کہ عقائد اور عبادات پر مشتمل ہوں اور مختصر اور جامع ہوں لکھنے کا مشورہ دیا۔ تاکہ علماء و خطباء کو یاد دہانی ہو تو عام لوگ بھی اُن سے فیض یاب ہوں۔ ہر چند کہ اس عاجز میں یہ لیاقت اور طاقت کما حقہٗ نہ تھی۔ مگر کارِ خیر میں توکلاً علی اللہ ۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واہلِ بیتہٖ الطاہرین کی رضا کی خاطر اور اس کام میں اپنے بزرگانِ دین کے دامن کو پکڑنے میں خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے حصہ لیا

اُمید ہے کہ ناظرین پسند فرمائیں گے۔ اور دعائے خیر میں فراموش نہ کرینگے۔ وَالْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔ علم کے درخت کے پھل عمل اور نفع پہنچاتا ہیں۔ اللہ تعالی اپنے فضل ورحمت سے کسی کو بے نصیب نہ فرمائیں۔ بحرمت سیّد الابرار واھلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَلْکِبَار۔
یا اللہ اصحاب کہف کا کتا چند ہی قدم ان کے ساتھ چلا تھا۔ تونے اُس کو بھی اصحاب کہف میں شامل کردیا۔ اسی طرح میں بھی تیرے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں۔ اسلئے ہمیں بھی انبیاء اولیاء کے اخلاق میں روز محشر اُن لوگوں کے سامنے شرمندگی سے بچالینا۔ اور تیری مخصوص توجہ جو ان اولیاء کرام کے ساتھ والبستہ ہے۔ اُس سے مجھے بھی محروم نہ رکھنا۔ اور میری اس تصنیف کو اپنے سے دور کرنے کے بجائے اپنے قرب کا ذریعہ بنا دینا۔ بلاشبہ تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے
آمین وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز۔

ہر مضمون کو اختصار کی وجہ سے آپ تشنہ پائیں گے۔ اگر زیادہ تفصیل کی طلب ہو تو مواعظ حسنہ میں سلف صالحین کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں

؎ نیاوردم از خانہ چیزی نخست
تو دادی ہمہ چیز و من چیز تُست

؎ مگر صاحب دِلے روزے برحمت
کند درکارِ درویشاں دُعائے

ناشر:۔ حافظ محمد ہاشم قریشی چشتی آستانہ عالیہ ٹبہ شریف ترگ
مطبوعہ:۔ میانوالی پرنٹنگ پریس میانوالی فون نمبر ۲۳۷
بار اوّل ، ایک ہزار قیمت : ۳ روپے

کتابت:۔ حافظ اللہ رکھا : تقسیم کنندہ : حافظ محمد اشفاق قریشی

شانِ ذکر

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیاتِ ذکر:- فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ (پارہ ۲ رکوع ۲) انسان کے لئے
اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔ کہ خالق کائنات اسے یاد کرے۔
اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا۔ اُذْكُرُوْا نِعْمَتِىْ اور اس امت کے لئے
فرمایا۔ فَاذْكُرُوْنِىْ۔ بغیر واسطہ کے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں: بوجہ قوی ہونے بصیرت کے
(روح البیان ج اوّل ص ۲۵۶)
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ، سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔
ذِكْرُ اللّٰهِ سے حضور مُراد ہوں، دلیل:- وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا ۝ تو معنی یہ ہوئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دلوں کا چین ہے۔
(تفسیر نور العرفان ص ۴۰۲) وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً الخ) پ ۱۶ رکوع ۱۵
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ، اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ تفسیر اور البتہ
اپنے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا یاد کرنا سب سے بڑی شان ہے (ابنِ کثیر ص ۴۱۵/۳)
مردوں کے ساتھ عورتوں کے دس مرتبے بیان ہوئے۔ اور فرمایا وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ
كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ پ ۲۲ رکوع ۲)
اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ
نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ یعنی بہشت خازن ج ص ۱۱۸/۵)
(پ ۲۵ رع ۱۰) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ اے ایمان والو! تم اللہ
کو خوب کثرت سے یاد کرو۔ تمام اوقات اور تمام اقسام سے تفسیر بیضاوی ج ۲ ص ۱۸۲)

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ؕ
جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے اندھا بن جاوے ہم اس پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں۔ پس وہ اس کے واسطے ہم نشین ہوتا ہے۔ ہر وقت ذکر کرنا معمولی بات نہیں۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؕ اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کریں۔ اور جو کوئی یہ کام کرے۔ پس یہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانے والے۔

وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ (پ ۲۹ ع ۱۱)
اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ پس اللہ تعالیٰ کو یاد کرو! کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کے۔ تمام حالتوں میں ہمیشہ یادِ الٰہی کرو۔ (بیضاوی صـ۲)

وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ؗ اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا یعنی منافق کہ دل کا ذکر نہیں کرتے (بیضاوی صـ۲۰۱ ج۱)۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کی حد بنائی اور صاحبِ عذر کو معذور بنایا۔ مگر ذکر کی کوئی حد نہیں بنائی۔ اور عذر کو عذر نہیں بنایا۔ خازن ج ۵ صـ۱۲۷)

اَقسامِ ذکر

زبان سے وہ تسبیح، تحمید، تمجید، اسی طرح اوراد کا دل کے ساتھ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی وحدانیت پر دال دلائل میں غور و فکر کرے (۳) جوارح کے ساتھ کہ وہ مستغرق ہوں ان اعمال میں جن کا حکم کیا گیا۔ جیسے نماز اور تمام بدنی عبادات (تفسیر خازن صـ۲۲۴ ج اوّل)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر
کہ فلاح پاؤ۔ پ ۲ رکوع ۱۱، یعنی دونوں جہان کی بھلائی کے ساتھ۔
بیضاوی ص ۲۶۵ ج ۴) روح کی غذا ذکر الٰہی ہے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض وَاَبِیْ سَعِیْد رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ
فِیْمَنْ عِنْدَهٗ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ رض ، ترجمہ ؕ روایت ہے اَبُوْ هُرَیْرَهٗ
اور ابو سعید سے رض کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر اللہ کا کریں۔ مگر ان کو فرشتے گھیرتے ہیں اور رحمت
ان کو ڈھانک لیتی ہے۔ اور ان پر سکینہ اترتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو
ان میں ذکر کرتا ہے۔ کہ اس کے نزدیک ہیں نقل کی یہ مسلم رض نے (مشکوٰۃ شریف
(ص ۱۹۶) اور روایت ہے حضرت انس رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جس وقت کہ تم بہشت کے باغوں میں سے گزرو پس میوہ خوری کرو۔
صحابہ رض کرام نے عرض کیا بہشت کے باغ کیا ہیں فرمایا ذکر کے حلقے (ترمذی و
مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۸) اور روایت ہے حضرت ابوہریرہ رض سے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم بہشت کے باغوں میں گزرو پس کھاؤ میوہ کہا گیا
یا رسول اللہ بہشت کے باغ کیا ہیں۔ فرمایا کہ مسجدیں کہا گیا کہ میوہ کھانا کیا ہے۔
فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ
(ترمذی و مشکوٰۃ شریف ص ۷۰)
وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا ؕ
اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے پروردگار کے نزدیک بہتر ہیں۔
ثواب میں اور بہتر ہیں آرزو رکھنے میں۔ نماز پنجگانہ اور
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ بیضاوی ص ۲۸۳ ج ۱

و ابن کثیر و خازن و مدارک و تنویر ج ۲ ص۱۱ یہی چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں جو اس عالم باقی میں اس کی فرحت دائمی کا سامان ہو جاتی ہیں۔ (حقانی) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ ایک کم سو جو شخص ان کو یاد کرے بہشت میں داخل ہو گا۔ بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف) ص۱۹۹) ذکر اللہ تعالیٰ کی پاکی و بزرگی بیان کرنا (المنجد ص۳۵۴)

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا جتنا بھی میرا ذکر کرو گے اتنا ہی شکر ادا ہو گا۔ فضائل ذکر ص۱۰)

بڑی شان یہ ہے کہ ذکر کے ساتھ دل پر مذکور کا غلبہ ہو (کتاب الاربعین) افضل کلام قرآن پاک کے بعد یہ چار کلمے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پیارے ہیں۔ مسلم و مشکوٰۃ شریف ص۲۰۰) نماز قرآن پاک تہلیل درود پاک تسبیح، تحمید، تمجید، استغفار، دینی مجالس ہر نیک عمل کو ذکر الٰہی شامل ہے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

شانِ شکر

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا۔ اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ۔ شکر کو پہلے ذکر فرمایا اسلئے کہ وہ ایمان کی طرف پہنچانے والا راستہ ہے۔ (روح المعانی ص۱۷۹) شکر صرف نعمت پر ہوتا ہے پس ہر حامد شاکر ہے اور ہر شاکر حامد نہیں،

(خازن ج۱ ص۲۶)

شکر اور ایمان سے انسان دوزخ سے بچ جاتا ہے۔ تفسیر روح البیان جزء ۵ ص۳۱۲) یہ استفہام تقریری ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے۔ کہ وہ شاکر مومن کو

عذاب نہیں دیتا ہے کیونکہ عذاب دینے سے اللہ تعالیٰ کے ملک میں زیادتی نہیں ہے اور عذاب نہ دینے سے دبدبے و بادشاہی میں کمی نہیں ہوتی۔ اگر شکر و ایمان پر استقامت تو نجات (خازن)

شکر اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ (پیرانِ پیر) شکر احسان و بھلائی پر تعریف کرنا۔ (المنجد ص ۵۳۷)

وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ط یعنی میرا شکر کرو کفر نہ کرو۔ پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور جس نے نافرمانی کی اس نے کفر کیا۔ (تفسیر خازن ج اول ص ۲۲۵) الحمدُ للہِ یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے بندوں پر اپنی بڑی نعمتوں میں سے کہ انہیں ایمان کی طرف ہدایت فرمائی الحمد للہ (تفسیر تنویر المقباس ص ۲۵ ج اوّل) اصل شکر وہ نعمت کا تصوّر کرنا اور ظاہر کرنا شکر کے مقابلے میں کفر ہے۔ وہ نعمت کا بھلا دینا اور چھپانا۔ اقسام شکر (۱) نعمت کا خیال کرنا شکر دل کا ہے۔ (۲) نعمت پر تعریف کرنی زبان کا شکر ہے (۳) نعمت کا بدلہ مستحق اندازے کے مطابق دینا ہاتھ اور پاؤں کا شکر ہے (خازن ج اوّل ص ۱۲۵)

حقیقت شکر یہ ہے کہ منعم کو دیکھے۔ (روح البیان جزء ۵ ص ۳۱۲) اور شکر سے عاجزی ظاہر کرے۔ (خازن ج ۱ ص ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرنا سلبِ نعمت کا سبب ہے۔ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ط اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔ پ ۲ رکوع (۴) کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت مکمل نہیں ہوتی مگر شکر کے ساتھ (بیضاوی ص ۲۴۲ ج اوّل) شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ط اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے پ ۱۴ رکوع ۲۱ یعنی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السّلام ط اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ط وہ نوح بڑے شکر گزار بندے تھے۔ پ ۱۵ رکوع ۱) اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کو اور ان کے ساتھ

والوں کو شکر کی برکت کی وجہ سے نجات عطا فرمائی۔ اور اولاد کو ان کی اقتدا پر ترغیب دلانا ہے۔ (بیضاوی ج ۴ صـ۲۱) اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰکِرِیْنَ کیا اللہ تعالیٰ خوب نہیں جانتا شکر کرنے والوں کو پ۷ رکوع ۱۱۔ یعنی اللہ تعالیٰ شاکر کو ھدایت دیتے ہیں۔ ایمان وھدایت مالداری پر موقوف نہیں۔ (تفسیر نور العرفان صـ۲۱۲) لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کہ اگر تم احسان مانوگے تو میں تمہیں اور دوں گا پ۱۳ رکوع رکوع ۱۳ شکر موجود سے مفقود کا شکار کیا جا سکتا ہے۔ تفسیر خازن ج ۳ صـ۷۱) شکر میں ایمان اور ناشکری میں کفر بھی داخل ہے۔ کَذٰلِکَ نَجْزِیْ مَنْ شَکَرَ ہم یونہی صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے۔ یعنی اسی طرح ہم مومنین کو نجات بھی دیتے ہیں، فَاذْکُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰہِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ پس تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد کرو۔ تاکہ فلاح پاؤ کہ وہ شکر کی طرف اور شکر فلاح کی طرف پہنچاتا ہے (بیضاوی صـ۲۸۷ ج اوّل)

شکر بڑی عبادت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان دو نصف ہیں۔ نصف صبر ہے اور نصف شکر ہے۔ کتاب الاربعین امام غزالیؒ) وَاِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَہُ لَکُمْ اور اگر تم شکر کروگے تو اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ پ۲۳ رکوع ۱۴ کیونکہ شکر تمہاری فلاح وچھٹکارے کا سبب ہے۔ بیضاوی صـ۴۱۴ ج ۲ وَسَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ ہم بہت جلد جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو پ۴ رکوع ۶ یعنی جن کو جہاد کی نعمت سے کسی چیز نے نہ روکا۔ (بیضاوی صـ۱۵۷ ج ا) وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ اور جو شخص شکر کرتا تو وہ اپنے نفع کیلئے شکر کرتا ہے۔ پ۱۹ رکوع ۱۸ کیونکہ شکر کی وجہ سے ہمیشہ کی نعمت اور اس کی زیادتی حاصل کریگا۔ اپنے سے بوجھ گرائے گا۔ اور کفران کے عیب سے بچیگا۔ بیضاوی صـ۱۲۵ ج ۲، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاُکْلَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدُہٗ

عَلَيۡهَا رَوَاہُ مُسۡلِمٌ کتاب الاطعمہ و مشکوٰۃ شریف ص۳۶۵
حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
بے شک اللہ تعالیٰ البتہ اپنے اس بندے سے راضی ہوتے ہیں جو اگر لقمہ کھائے تو خدا کا شکر کرے اگر گھونٹ پیئے تو خدا کا شکر ادا کرے ۔
(رواہ مسلم رضہ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے شاکر صابر لکھتے ہیں۔ جو دین میں اپنے سے بڑے کو دیکھے اس کی اقتداء کرے۔ اور دنیا میں اپنے سے نچلے کو دیکھے۔ اپنی فضیلت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر لکھتے ہیں۔ اور جو دین میں اپنے سے نچلے کو دیکھے اور دنیا میں اپنے سے بڑے کو دیکھے اور افسوس کرے جو اسے نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ اسے شاکر صابر نہیں لکھتے۔ ترمذی و مشکوٰۃ شریف باب فضل الفقرا (ص۴۴۸) شکر مقامات عالیہ سے ہے۔ صبر خوف زہد وغیرہ سے چونکہ شکر مقصود فی نفسہ ہے۔ اسی لئے بہشت میں ہوگا۔ دلیل دَعۡوٰهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ (پ۱۱) رکوع ۶ رکتاب الاربعین (ص۱) حضرت عبد اللہ بن غنامؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جب صبح کرتا ہے۔ کہتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ مَآ اَصۡبَحَ بِيۡ یعنی یا اللہ جو بھی میرے پاس نعمت اس صبح کے وقت ہے یا تیری کسی مخلوق کی وجہ سے تو وہ تیری طرف سے ہے۔ تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لئے تعریف ہے۔ اور تیرے لئے شکر ہے۔ تو پس تحقیق اس نے اس دن کا شکر ادا کیا۔ اور جو شخص اسی طرح شام کے وقت کہے تو اس نے اس رات کا شکر ادا کیا۔ ابوداؤد و مشکوٰۃ شریف ص۲۱۱ باب مایقول)
یہ دعا جامع کلمات ہیں۔ ہر ایک نعمت کا شکر ادا ہوتا ہے۔

حکایت:- (خازن ج اوّل ص۱۲۵) حضرت موسٰی علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ تیری مجھ پر بہت نعمتیں ہیں حکم شکر ہے شکر کرنا یہ بھی تو نعمت ہے۔ فرمایا یہی کافی ہے کہ بندہ جان لے ہر نعمت میری طرف سے ہے۔ قول حضرت داؤد علیہ السّلام نے فرمایا پاک ہے وہ ذات جس نے شکر سے عاجزی کو شکر کا اور عاجزی معرفت سے معرفت کا درجہ دیا۔

احادیث ص۲۶۱ شکر ص۲۸۳ مشکوٰۃ شریف ص۴۵۲ ص۱۹۸ اور ص۳۶۵ اور ص۲۱ ص۴۲۸ ص۲۶۵)

درود شریف بہت پڑھنا شکر کرنا ہے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ؕ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ؕ

شانِ ایمان

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

اللہ ان لوگوں کا دوست دار ہے۔ جو ایمان لائے ان کو اندھیروں سے نکالتا ہے۔ روشنی کی طرف۔ پ۳ رکوع ۲۔ قرآن پاک میں نور سے مراد ہر جگہ ایمان ہے۔ سوائے ایک جگہ کے۔ (خازن ج ا ص۲۰۲) مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ۔ ان لوگوں کی حالت جو اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے عمل راکھ کی مانند ہیں۔ پ۱۳ رکوع ۱۵ بنیاد پردہ ہونے کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کی معرفت کی طرف توجہ ہے۔ بیضاوی ج ا ص۴۲۱) تمام تعریفیں اللہ پاک کیلئے جو اپنی بزرگی ذات میں متوحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں جوہر نہیں۔ عرض نہیں۔ مرکب نہیں۔ اس کا اوّل نہیں آخر نہیں۔ ابتدا نہیں انتہا نہیں، وہموں کے اشارہ سے پاک ہے۔ عقلوں اور سمجھ کے ساتھ معلوم

کر لینے سے اپنی کمال صفات میں مقدس ہے جسم مصور نہیں محدود و مقدر نہیں،
مکانی نہیں، زمانی نہیں، عرش پر نہیں بلکہ عرش اور اس کے اٹھانے والے اسکی
مہربانی قدرت سے محمول ہیں ہر شے کے اوپر ہے۔ اس کے باوجود ہر موجود کے
قریب ہر شے پر قادر ہے۔ اس کی ذات میں اس کے سوا کوئی نہیں نور مطلق
کہ ظاہر بذاتِ وہ ہے۔ غیر کو ظاہر کرنے والا ہے۔ نور حقیقی ہے۔ دوسرا اضافی ہے۔
اطراف و نقصان و زوال سے پاک ہے۔ کمال صفات میں استکمال سے مستغنی
ہے۔ صفات ازلی ہیں۔ بغیر ابتداء ابدی ہیں۔ بغیر انتہاء نہ عین ذات ہیں نہ غیر ذات،
بلکہ لازم ذات ہیں۔ کلام پاک بھی قدیم ہے۔ دیدار الٰہی جہت و مکان سے پاک
ہوگا۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ کوئی چیز اس کی مثل نہیں۔ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ
الْمُنْتَهٰى، تیرے پروردگار کی طرف انتہا ہے۔ کیونکہ فکر رب تعالیٰ میں نہیں،
کہ وہ احاطہ نہیں کر سکتا۔ خازن ج ۶ ص ۱۱۶ مدارک ج اول ص ۲ نیز اس ص
افضل ایمان ایمان بالغیب ہے۔ (قول ابن مسعودؓ) خازن ص ۲۵) کتاب الاربعین ص ۳
روح البیان ج ۶ ص ۱۵۸، یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ تصدیق کرتے ہیں بے دیکھے،
تصدیق زیادہ و کم نہیں ہوتی۔ دل سے تصدیق زبان سے اقرار عمل ساتھ ارکان
کے تغییر ہو تو بڑھتا ہے۔ اور کم بھی ہوتا ہے۔ (خازن ج اول ص ۲۳)
غیب (۱) علم غیب ذاتی خاصہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ یہ
کسی کو مطلقاً حاصل نہیں ہو سکتا (۲) بندوں کو بھی عطا ہوتے ہیں۔ نور العرفان ص ۳)
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ کوئی نبی ہر قسم نہیں آسکتا۔ شفاعت
کبریٰ آپ کے لئے خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر آپ کو
فضیلت دی ہے۔ بیضاوی ص ۳۹۲، خازن ص ۳۹۲ و مدارک ج اول ص ۳۹۲) خلفائے
اربعہ رضی اللہ عنہم علی الترتیب افضل ہیں اجماع صحابہؓ و سلف صالحین ہے۔ تمام آسمانی
کتابیں و صحائف برحق ہیں۔ عذاب قبر خدا کی پناہ برحق ہے۔ کرامات اولیاء اللہ
برحق ہیں۔ فحکَ عرش پر استواء یا ہاتھوں کا اثبات اس پر علی الجملہ ہم ایمان لاتے

ہیں۔ پھر اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ (المقول الجمیل ص) اللہ تعالیٰ حقیقتاً ازلی، ابدی ذاتی نور ہے۔ کہ خود ظاہر ہے۔ اور جسے اس نے ظاہر فرمایا ظاہر ہو گیا۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن شریف یا اسلام یا فرشتے عطائی طور پر رب کے بنانے سے نور ہیں۔ کہ اسی نے انہیں نور بنایا۔ یہ نور بن گئے جیسے رب تعالیٰ حقیقی طور پر ازلی، ابدی، سمیع، بصیر، حیّ، خبیر ہے۔ اور دوسری مخلوق اس کے بنانے سے عطائی طور پر سمیع بھی ہے خبیر بھی ہے۔ علیم بھی ہے بصیر بھی ہے۔ تمام صفات کا یہی حال ہے۔ (رسالہ نور مفتی احمد یار خان ص)

واقعہ: حضرت سعیدؒ مغربی نے اپنے کسی مرید سے پوچھا کہ تمہارا معبود کس حالت پر قائم ہے۔ جواب دیا کہ جس حالت پر ازل میں تھا۔ اس پر اب بھی ہے۔ پوچھا ازل میں کس حالت پر تھا جواب دیا جس حالت پر اب ہے۔ ازل میں بھی اسی حالت پر تھا۔ آپؒ نے فرمایا کہ آپ کا جواب درست ہے (تذکرۃ الاولیاء ص۳۵۶) حروف مقطعات کے ساتھ ایمان لانا لازمی ہے۔ خازن ج اوّل ص۳۶) آیات صفات و احادیث صفات کے ظاہر پر ہمارے اوپر واجب ہے کہ ایمان لائیں ان کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ اور حضورؐ کے سپرد کرتے ہیں۔ خازن ج اول ص۳۰۸۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جو کچھ ملا مفت ملا۔ ایمان ملا۔ مفت ملا۔ کریم کی یہی شان ہے۔ بلا استحقاق دے استحقاق کے ساتھ جو دیتا ہے۔ کریم نہیں کہلاتا۔ (مکتوبات صدی ص۱۸۱) جانتے ہو اس راہ طلب میں کون قدم رکھتا ہے۔ ایمان رکھتا ہے بوجھ ایمان اٹھاتا ہے خونخوار جنگل کو ایمان قطع کرتا ہے۔ بحر محیط سے ایمان پار ہوتا ہے۔ شربت دیدار ایمان پیتا ہے۔ درد عشق ایمان کو ہوتا ہے۔ منزل مقصود کی تلاش ایمان کو ہوتی ہے۔ مکتوبات ص۱۷۵۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے عاجز ہونا معرفت ہے۔ اور بحث، راز، ذات پروردگار سے شرک ہے۔ دیوان حضرت علیؓ ص۱۳۰) ذوق ایمان ہے۔ عوارف المعارف ص۵۲۹) حقیقت ایمان تک بندہ نہیں پہنچ سکتا جب تک

یہ پہچان لے تحقیق جو اسے پہنچا ہے وہ اس سے چُوک نہیں سکتا تھا۔ اور جو اسے نہیں ملا وہ اسے مِل نہیں سکتا تھا۔ فیض القدیر ص۱۱۵ خوف ورجاء ارکان ایمان میں داخل ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء ص۱۲۳۔ ایمان کی شرطیں (۱) ایمان غیب کے ساتھ۔ (۲) غیب خاصہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (۳) ایمان اپنے اختیار سے (۴) فضل اللہ تعالیٰ کا امید وار ہونا (۵) عذابوں سے ڈرنا۔ (۶) حلالوں کو حلال سمجھنا (۷) حراموں کو حرام جاننا (۸) حرام وحلال کا علم صراط مستقیم ہے۔ تفسیر تنویر ج ۱ ص۳۔ سود حرام ہے۔ بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ تفسیر ابن کثیر ج اوّل ص۴۷۴ جلالین ص۲۷) طحاوی ج ۲ ص۱۶ ائمہ اربعین بیضاوی ص۱۲۹ و امام جعفرؓ جلالین ص۲۷) آپؐ فرمایئے کہ اگر اس کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسا یہ لوگ کہتے ہیں تو اس حالت میں عرش والے تک انہوں نے راستہ ڈھونڈ لیا ہوتا پ۱۵ رکوع ۵ الآیۃ اگر ان دونوں میں یعنی زمین وآسمان میں سوائے اللہ تعالیٰ کے معبود ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے۔ پ۱۷ رکوع ۲ کیا پس قرآن کو نہیں سمجھتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا البتہ اس میں بہت اختلاف پاتے پ۵ رکوع ۸ الآیۃ حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ (پردہ) اس کا نور ہے۔ اگر اس کو کھول دے البتہ انوار ذات پاک اس کی کے جلا دیں جہاں تک کہ پہنچے اس کی طرف نگاہ۔ اس کی مخلوق اس کی سے مسلم ۱/۱ و مشکوٰۃ شریف ص۲۱ عن انس قلما ص۱۵ کتاب الایمان اکمل المومنین مشکوٰۃ شریف ص۲۸۲) ت تحابوا ص۳۹ ب بینما ص۱۱ بید ہ ص۴۳۶ ال عن ابی امامۃ الاتسمعون ص۳۷۵ عَنْ اَبِیْ اِمامۃ الْحَیَاءُ والعی ص۴۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْمُؤْمِنُ مِرْاٰتُ الْمُؤْمِن ص۴۲۴ عَنْ عَبْدُ اللہ بن عمرؓ الایمان ص۳ عَنْ اَبِیْ مالک الطُّهُوْرُ ص۳۸ عَنْ انس الکف ص۱۱ عَنْ اَبِیْ سعید اَلْمُؤْمِنُوْنَ ط ص۳۳۵ لَا عَنْ انسؓ لَا یُؤْمِنُ ص۴ وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدؓ لَا یَدْخُلُ ص۴۳۳ عَنْ اَبِیْ هریرہؓ کا واللہ لَا یُؤْمِنُ ص۴۲۲ عَنْ عبد اللہ بن عمرؓ لَا یُؤْمِنُ ص۳ عَنْ انسؓ

لَا يُؤْمِنُ مسلم ص۴۲ ی عَنْ زَيْدٍ رضی بْنِ خَالِدٍ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ص۲۹۳ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مَنْ أَحَبَّ ص۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ ص۳۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ يَأْخُذُ مسلم ص۴۷۰ عَنْ أَنَسٍ رض أَحَبَّ إِلَيْهِ ص۱۲ عَنْ عباس رض بْنِ مطلب طَعْمَ الْإِيمَانِ ص۱۲ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ اور جو لوگ کافر ہیں ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے میدان میں چمکتا ہوا ریت چونکہ اعمال کی بنیاد ایمان پر ہے۔ اسلئے مثال بیان فرمائی۔ مسلمان کیلئے جس طرح ذات وصفات کا جاننا ضروری کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے۔ جیسے کوئی آدمی اس طرح مانے کہ آدمی اپنے کسب وریاضت سے منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے۔ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں، اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی اور بددینی ہے۔ انبیاء قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں۔ نبی کے برابر یا افضل بتانے کافر ہے۔ تعظیم فرض عین توہین کفر ہیں۔ انبیاء شہداء سے بہت ارفع واعلیٰ زندہ ہیں۔ حضورؐ کے زمانہ میں یا بعد میں کسی کو نبوت ملنا جائز جاننے کافر ہے۔ مثل بتلانے کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پ۲۲ رکوع ۲۔ اور واجب اور ممکن میں برابری صریحی کفر و شرک ہے۔ بہار شریعت ص۳۰ صفات نہ مخلوق ہیں۔ نہ زیر قدرت داخل جو چیز محال ہے۔ اللہ عزوجل اس سے پاک ہے۔ کہ اس کی قدرت اسے شامل ہو۔ بہار شریعت ص۵ تمام چیزوں کو حضور کے نور اقدس سے پیدا فرمایا۔ مواہب ج ۱ ص۹ پ۱۷ روح المعانی ص۹۶ سیرت حلبیہ ج ۱ ص۳۰ زرقانی جلد ۱ ص۴۶ عقیدہ معراج شریف جسم انور وا ظہر کے ساتھ ہوئی بیضاوی ج ۱ ص۴۵۰ نبراس ص۲۹۹۔ کوئی ولی نبی کے درجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ پ۸ رکوع۔ الہام و کشف شرع کے موافق ہو تو قبول ہے۔ ولی رض صحابہ رض کے درجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ مشکوٰۃ شریف ص۵۵۳۔ اولادیا انوار میں بڑا رتبہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا اور امہات المومنین میں رض بڑا رتبہ ام المومنین حضرت

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا ہے۔ شریعت میں شک عیب نکالنے مذاق جھٹلانے سے العیاذ باللہ ایمان
جاتا رہتا ہے۔ (پ ۸ رکوع ۵)
گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان العیاذ باللہ جاتا رہتا ہے۔ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ
(پ ۱۰ رکوع ۴)

اللہ تعالیٰ سے نڈر اور العیاذ باللہ نا امید ہونا کفر ہے۔ (پ ۹ رکوع ۲) کاہن سے غیب کی باتوں کا یقین کر لینا کفر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۶) قضا تین قسم (۱) مبرم حقیقی (۲) معلق محض (۳) معلق مشبہ بہ مبرم۔ (بہار شریعت ص ۵) اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں۔ اور جو خدا ہے اس تک عقل رسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں نہ اسماء میں۔ واجب الوجود ہے۔ قرآن حکیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی۔ آیات محکم و متشابہ متشابہ کو اللہ اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا پورا مطلب کوئی نہیں جانتا۔ نبوت کسبی نہیں بلکہ محض عطائے الٰہی ہے۔ نبی سے نبوت کا زوال جائز جاننے کا فر ہے۔ احکام الٰہی چھپائے جانے کا فر ہے۔ انبیاء امراض سے پاک ہوتے ہیں۔ جیسے مرض وجذام حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے پیدا فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کہ ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے۔ اب بھی اسی طرح ہیں۔ سنت کو نظر حقارت دیکھنے کا فر ہے۔ سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ فرشتوں کو قدیم ماننا گستاخی ان کے وجود کا انکار کفر ہے۔ جنات کے وجود کا انکار کفر ہے۔ تناسخ کفر ہے۔ تنعیم قبر حق ہے۔ حشر روح جسم دونوں کے ساتھ ہوگا۔ حساب کا منکر کا فر ہے۔ حوض کوثر میزان پل صراط جنت و دوزخ حق ہیں۔ (بہار شریعت ص ۲۲) قدرت کا تعلق محالات کے ساتھ نہ ایجاداً ہو سکتا ہے۔ نہ اعداماً یہ سب عقیدہ کے مسائل ہیں۔ (توحید خالص ص ۲۵)

(سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)

آدابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

ادب و تعظیم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ط

پس جو لوگ اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور اس کی تعظیم اور اسکی مدد کریں۔ اور اس نور کی اتباع کریں جو اس کے ساتھ اتارا (یعنی قرآن حکیم) وہی فلاح پانے والے ہیں۔ آیت کریمہ میں فلاح پانے والوں کی چار شرائط بیان ہوئیں۔ ایمان بالرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پہلے ذکر فرمایا۔ کیونکہ بغیر ایمان کے تعظیم کچھ مفید نہیں ہے۔ اور نصرت دین اور اتباع قرآن بغیر تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ مفید نہیں۔ آداب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسا مضمون ہے۔ جس پر قلم اٹھانا، سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ رب ذوالجلال نے اپنے کلام مقدس میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اٹھنے بیٹھنے بولنے تک کے آداب سکھا دیئے۔ آیت نمبر ۲ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ط بے شک ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و مبشر و نذیر بنا کر تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو! ادب ہی رکن ایمان ہے۔ ادب روح ایمان ہے

پ ا رکوع آیت ۱۰۴۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ اے ایمان والو! تم راعنا مت کہا کرو، اور اُنْظُرْنَا کہہ دیا کرو۔ اور اس کو اچھی طرح سُن لیجیو، اور کافروں کیلئے درد دینے والا عذاب ہے۔

شانِ نزول

صحابہ کرام کہتے رَاعِنَا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ زبان عربی میں اس کے معنی اچھے ہیں۔ زبان یہود میں اس کے معنی بُرے تھے۔ اسی لئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہود سے کہا کہ اگر تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو راعنا کہا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ مومنین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توقیر و تعظیم کا حکم فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خطاب کے لئے الفاظ احسن اور معانی ادق پسند کیا کریں۔ تفسیر خازن ج ا ص ۱۷۳ آیت نمبر ۲ پ ۱۸ رکوع ۱۵ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۔ تم لوگ رسولؐ کے بُلانے کو ایسا (معمولی بلانا) مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے۔ یعنی تعظیم و توقیر و تکریم سے خطاب کرو۔ بیضاوی ج ۲ صفحہ ۹۰۔ کہو یارسول رب العالمین یا امام المرسلین یا خاتم النبیین حیات۔ و بعد وفات بتعظیم کرے معلوم ہوا بے ادب کافر ہے۔ دنیا و آخرت میں ملعون۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۰۰) آیت نمبر ۵۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ۔ اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبرؐ کی آواز سے بُلند مت کرو۔ اور نہ ان سے ایسے کھُل کر بولا کرو۔ جیسے تم آپس میں کھُل کر بولا کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

واقعہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس قدرتاً بُلند آواز تھے۔ اور قدرے بہرے تھے۔ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی مجلس میں نہ آئے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں غائب پایا۔
تو بلایا عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق یہ آیت آپ کی طرف اتری
اور میں بلند آواز ہوں۔ میں ڈرتا ہوں۔ میرے عمل ضائع ہو گئے۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ایسا نہیں ہے۔ بے شک تو زندگی نیک گزاریگا۔
نیک موت مرے گا۔ اور بے شک تو بہشتی ہے۔ (بیضاوی ج ۲ ص ۲۱۲) آیت نمبر ۹
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ پ ۲۸ رکوع ۲) اے ایمان
والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے
کچھ خیرات دیدیا کرو۔ اس حکم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سکھانا
ہے۔ (بیضاوی ج ۲ ص ۲۵۴)

حکایت: صاحب تفسیر روح البیان نے زیر آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَا اَحَدٍ لکھا ہے۔ کہ ایاز جو کہ سلطان محمود کا وزیر تھا۔ اس کے لڑکے کا نام
محمد تھا۔ سلطان اس کا نام ادب سے لیکر پکارتے تھے۔ ایک بار پکارا۔
اے ایاز کے بیٹے۔ ایاز نے عرض کیا۔ حضور آج میرے بیٹے سے کیا قصور ہوا۔
جو آپ نے اس کا نام نہ لیا۔ فرمایا نہ تجھ سے قصور ہوا۔ نہ تیرے بیٹے سے بلکہ
میں یہ نام محمد بغیر وضو نہیں لیا کرتا۔ (سبحان اللہ) فقہاء فرماتے
ہیں۔ کہ اگر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ ادنیٰ گستاخی کی تو کافر ہوگیا۔
ہزار بار بشویم دہن بمشک گلاب ؛ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

حدیث پاک: حضرت ابی سعید بن المعلیٰ سے روایت ہے۔ کہا
کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا۔ پس میں نے
ان کو جواب نہ دیا۔ پھر میں حضرت کے پاس آیا۔ پس میں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ : تحقیق میں نماز پڑھتا تھا۔ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا۔
اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ پ ۹ الف ل۔ رکوع ۳) تم اللہ اور رسول کے
کہنے کو بجالایا کرو۔ جبکہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں الخ
(بخاری شریف ص ۱۴۴)

سبحان اللہ رب العٰلمین کے نزدیک اپنے محبوبؐ کی عظمت و کرامت کس قدر ہے۔ کہ میری نماز کو چھوڑ دو اور میرے محبوبؐ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ نماز فاسد نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر نمازی نے کلام بھی کیا تو کس سے کیا ان سے کلام کیا جن کو نماز میں سلام کرنا واجب ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ۔ اگر کعبہ سے سینہ پھرا تو ادھر پھرا جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں تعظیم و ادب مصطفیٰ فرض عین ہے۔ تعظیم بھی ایسی جس پر عبادت کو بھی قربان کیا جا سکتا ہے۔

واقعہ:- غسیل الملائکہ حضرت حنظلہؓ کا نکاح ہوا، شب عروسی تھی کہ ادھر حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچا۔ کہ چلو جہاد کیلئے حکم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے فریضہ غسل کو بھول گئے۔ شریک جہاد ہو کر جام شہادت نوش فرمایا۔ جب آپ کی لاش مبارک تلاش کر کے نکالی گئی تو جسم سے پانی ٹپک رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو فرشتوں نے غسل دیا ہے۔

واقعہ:- حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا گیا۔ تو حضرت عمرؓ رونے لگے۔ اور فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کاش کہ میرے تمام عمر کے عمل حضرت ابو بکرؓ کے ایک دن اور رات کے عمل کے مانند ہوتے، رات ابو بکرؓ کی وہ رات ہجرت کی کہ چلے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف غار کے۔ پس جب غار کے پاس پہنچے۔ تو ابو بکرؓ نے فرمایا واللہ آپؐ نہ داخل ہوں یہاں تک میں داخل ہوں آپؐ سے پہلے۔ کہ اگر اس میں کوئی چیز ہو تو پہنچے ضرر اس کا مجھ کو نہ آپؐ کو پس داخل ہوئے۔ اس کو جھاڑا غار کی ایک جانب تھی سوراخ پائے۔ پس اپنی چادر کو پھاڑا۔ اور اس کے ساتھ بند کئے۔ دو سوراخ باقی رہتے۔ پس دے دیئے ان میں دونوں پاؤں پس سوراخ سے کاٹے گئے۔ ابو بکرؓ نے اس خوف سے حرکت تک نہ کی۔ کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگ اٹھیں۔ پس ابو بکرؓ کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک پر گرے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر تجھ کو کیا ہوا۔ فرمایا فداک ابی و امی، مجھے کاٹا گیا ہے۔ پس

ڈالا آپ دہن مبارک ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس درد جاتی رہی ۔ پھر اس زہر نے اثر کیا ۔
(سبب موت (شہادت) ہوا ۔ اور حضرت ابوبکر رضؓ کا دن وہ ہے ۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ نے وفات پائی بعضے عرب مرتد ہوئے اور کہا ہم زکوٰۃ نہیں دیتے
ابوبکرؓ نے فرمایا ۔ اگر اونٹ کے پاؤں باندھنے کی رسی بھی نہ دیں گے ۔ البتہ میں
ان پر جہاد کروں گا ۔ میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لوگوں سے الفت و نرمی کرو ۔ مجھ کو فرمایا تو زمانہ جاہلیت میں تو شجاع تھا ۔ اور
اسلام میں کمزور ہو گیا ہے ۔ تحقیق شان یہ ہے کہ وحی منقطع ہو گئی ۔ اور دین
تمام ہوا کیا ناقص ہو دین ۔ حالانکہ میں زندہ ہوں ۔ (رزین و مشکوٰۃ شریف
صہ ۵۵۶ باب مناقب ابی بکر رضؓ) حضرت صدیقؓ کا ادب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دنوں میں آپؐ نیابت میں نماز پڑھا رہے
تھے ۔ درمیان نماز حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ۔ تو سیدنا
صدیق اکبر پیچھے ہٹ آئے ۔ اور مقتدی ہو گئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم بھی فرمایا ۔ آپؐ نے بعد میں پوچھا ابوبکر رضؓ ایسا کیوں
کیا ۔ عرض کی یا رسول اللہؐ ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ کب لائق تھا ۔ کہ وہ آپؐ سے آگے
امام بنتا (بخاری شریف ج اول صہ ۹۴) نہ صحابہؓ کی نماز فاسد ہوئی ۔ نہ صدیقؓ کی معلوم
ہوا ۔ عین نماز میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کا خیال کرنا بھی
عین عبادت ہے ۔ حدیث پاک حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے ۔ کہ جب جمعہ کے دن
منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے صحابہ رضؓ کو فرمایا ۔ بیٹھ جاؤ ۔ یہ ابن مسعود رضؓ نے
سنا ۔ پس مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو دیکھا ۔ پس فرمایا تَعَالَ یَا عَبْدَ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ آ (ابوداؤد و مشکوٰۃ شریف
باب الخطبہ)

باب اعداد آلة الجهاد

ادب } صحابہ کرام حدیث پاک حضرت سلمۃ بن اکوعؓ سے روایت ہے
فرمایا تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم بنی
اسلم پر اس حال میں کہ بازار میں آپس میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ پس فرمایا۔ اے
اولاد اسماعیل تیر اندازی کرو۔ کہ تمہارے باپ تیر انداز تھے۔ اور میں بنی فلاں کے
ساتھ ہوں۔ ایک دو فرقوں کیلئے فرمایا۔ پس بند کیئے ہاتھ اپنے پس حضرتؐ
نے فرمایا تم کو کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا ہم کس طرح تیر اندازی کریں اس حال میں
کہ آپؐ ساتھ بنی فلاں کے ہیں۔ فرمایا تیر اندازی کرو۔ وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ
یعنی میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بخاری) مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۶)

ف تعظیم دو چیزوں کے ساتھ خاص ہے۔ ایک عظمت اور دوسری محبت

وہ کمال حسن حضور ہے۔ نقص گمان جہاں نہیں ہے!
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں!

واقعہ :۔ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار مکہ سولی چڑھا کر قتل کرنے سے
پہلے پوچھا۔ اے خبیب اب تو چاہتا ہو گا۔ کہ تمہاری جگہ
تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا۔ (نعوذ باللہ) حضرت خبیبؓ نے جو جواب دیا تھا
وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا خدا کی قسم میں تو یہ پسند نہیں
کرتا۔ کہ میری جان کے بدلہ میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ایک کانٹا
بھی چبھے۔ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ غزوہ تبوک کے
لئے حکم جہاد فرمایا۔ تو بعض حضرات نے عرض کی ہم اس بارے میں ماں باپ
سے مشورہ کر لیں۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (روح البیان ج ۷) حقیقت
یہ ہے کہ صحابہ کرام اپنی جانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر ہرگز مقدم

نہیں کرتے تھے۔ اور یہ ہر مومن کیلئے ضروری ہے۔

واقعہ حضرت امام مالکؒ

مدینہ شریف میں اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دے۔ دیکھنے والوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ گلیوں میں دیواروں کے ساتھ ساتھ چلا کرتے تھے۔ درمیان میں نہ چلتے تھے۔ فرمایا ان گلیوں میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم چلے ہیں۔ ڈرتا ہوں کہیں نشانات قدم مبارک پر پاؤں نہ آجائیں۔ (سُبحَانَ اللہ)۔ حضرت امام مالکؒ کو حدیث پاک پڑھاتے وقت بچھو نے سترہ دفعہ ڈنگ مارا۔ لیکن آپ نے اٹھنا تو درکنار مجلس بھی نہ بدلی سُبحَانَ اللہ۔ جو رب اپنے محبوبؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جسم اطہر کو اثر مکھی سے محفوظ رکھے اور سایہ کی بھی بے ادبی نہ ہونے دے کہ سایہ نہ تھا

؎ از خدا خواہیم توفیق ادب ۔ بے ادب محروم ماند از فضل رب۔

سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوبُ اِلَیْکَ ۔

عِیدُ مِیلَادُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جس پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مومنوں پہ کمال مہربان مہربان حضورؐ اللہ تعالیٰ کی صفات سے موصوف اور اس کے مظہر ہیں۔ کہ حضورؐ کو بھی رؤف رحیم فرمایا۔ بعض قرأت میں اَنْفَسِکُمْ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نفیس ترین جماعت میں تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا میلاد شریف ارشاد فرمایا۔ میلاد پڑھنا سنت الٰہیہ ہے۔ تفسیر روح البیان

نور العرفان صـ ۳۲۹ آیت نمبر ۲ ۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے
نصیحت آئی ۔ اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے فرمایئے
تو بعض لوگوں کو خدا کے اسی فضل اور اسی کی رحمت پر فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا
چاہیئے کہ وہ خوشی کریں ۔ وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں ۔ پ ۱۱ رکوع ۱۰
ولادت کے مہینے میں خوشی کرنا عبادت کرنا بہتر ہے ۔ جس کا ثواب بے حساب ہے ۔
کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تو رب کی بڑی اعلیٰ نعمت ہیں ۔ یہ خوشی رب کی نعمتوں
کا شکریہ ہے ۔ تفسیر نور العرفان صـ ۳۴۲ خوشی منانا حکم الٰہی ہے ۔ میلاد
منانا اسی آیت پر عمل ہے ۔ جاء الحق صـ ۲۱۵ ، اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت
ونعمت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ کے ظہور پر جتنی
خوشی بھی منائی جائے کم ہے ۔ (میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیت نمبر ۲
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ ط تحقیق اللہ تعالیٰ نے
ایمان والوں پر احسان فرمایا ۔ جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے
پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں ۔
اور ان کو پاک فرماتے ہیں ۔ اور ان کو کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتے ہیں ۔ اور
محقیق پہلے اس سے گمراہی ظاہر میں تھے پ ۴ ، رکوع ۸) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تشریف آوری تمام نعمتوں سے اعلیٰ ہے کہ لفظ مَنَّ قرآن شریف
میں اور نعمتوں پہ ارشاد نہ ہوا ۔ وجہ یہ ہے کہ تمام نعمتوں میں سے ایمان باقی
یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا ۔ (نور العرفان) وَتَقَلُّبَكَ فِی
السّٰجِدِيْنَ ط اور پھرنا آپ کا سجدہ کرنے والوں میں ۔ اصلاب انبیاء
میں (روح البیان ج ۶ صـ ۳۱۳) کوکب النور صـ ۱۲) وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ ط اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی بڑی
نعمت ہے ۔ لہٰذا محفل میلاد کرنا اس آیت پر عمل ہے ۔ پ ۶ رکوع ۶ جاء الحق
صـ ۲۱۳ ، حکم ربانی ہے کہ محفل میلاد پاک میں اللہ کی بڑی نعمت یاد کی جاتی ہے ۔

نورالعرفان صـ۱۷۳ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ کہ رب تعالیٰ نے اس پر احسان جتلایا۔ اس کا چرچا کرنا اسی آیت پر عمل ہے۔ جاءالحق صـ۲۱۳، اور ثبوت میلاد شریف ہے۔ نورالعرفان صـ۹۷۹ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعمۃ اللّٰہ ہیں۔ بخاری شریف ج ۲ مواہب ج ا صـ۲۷ آیت نمبر ۶) وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ط میں ایسے رسولؐ کی خوشخبری دینے والا ہوں۔ جو میرے بعد تشریف لائیں گے۔ ان کا نام پاک احمدؐ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ۔ بچوں کے نام پیدائش کے ساتویں روز ماں باپ رکھتے ہیں۔ مگر ولادت پاک سے ۵۷۰ سال پہلے حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ان کا نام احمدؐ ہے۔ فرمایا نام پاک رب تعالیٰ نے رکھا۔ کب رکھا یہ تو رکھنے والا جانے یہ بھی میلاد شریف ہے۔ صرف فرق اتنا ہوا کہ ان حضرات نے اپنی قوم کے مجمعوں میں فرمایا کہ وہ تشریف لائیں گے۔ ہم اپنے مجمعوں میں کہتے ہیں کہ وہ تشریف لے آئے۔ ثابت ہوا میلاد سنت انبیاء بھی ہے۔ (جاءالحق) صـ۲۱۵)

خلقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالم اجسام میں جلوہ گر ہونے سے پہلے

عالم امر میں ذوات انبیاء علیہم السلام کا موجود ہونا نص قرآن پاک سے ثابت ہے۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ۔ جب نبیوں سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ۔ تمام نفوس بنی آدم سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس قدسی نے بلٰی کہکر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار فرمایا۔ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط اور بعض کے درجے بلند فرمائے۔ جن کے درجے بلند کئے وہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ درجات خلقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ سب سے بلند ہے۔ اور آپ سب سے پہلے مخلوق ہو کر سب کی اصل ہیں۔

جواہر البحار صـ۲۳۲ حجۃ اللہ علی العالمین) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مگر رحمت بنا کر
تمام جہانوں کیلئے ہ مرتبہ ایجاد میں تمام عالم کا موجود ہونا بواسطۂ
وجود سید الموجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے۔ اور حضور اصل ایجاد
ہیں۔ اصل کائنات ہیں۔ کیونکہ سبب اور واسطہ ہمیشہ پہلے ہوا کرتا ہے
عرائس البیان ج ۲ صـ۵۲ روح المعانی جزء ۷ صـ۹۶۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ
اَنْۢبِيَآءَ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا اے میری قوم اپنے اوپر
اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد کرو۔ جس وقت تم میں بہت سے پیغمبر بنائے۔
حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ آپؐ مجھے خبر دیں
کہ وہ پہلی چیز کونسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے
پیدا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے جابرؓ بے شک اللہ
تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبیؐ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔
اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی (مدارج النبوۃ ج ۲ صـ۲) مواہب ج ۱
صـ۹) زرقانی ج ۱ صـ۴۶) سیرت حلبیہ ج ۱ صـ۳۰) پ ۶ رکوع ۷) مِنَ اللّٰهِ
نُوْرٌ تمام تفاسیر میں نور سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں۔
اور نور مبارک کے اول خلق ہونے کے بارے میں روح المعانی پ ۷ صـ۹۶۔
دیکھئے۔ اور عرائس البیان ج ۱ صـ۲۳۸ روح البیان ج صـ۵۱۸ انسان العیون صـ۲۹
نور مبارک کو شعاع در شعاع بڑھایا۔ اور وہی مزید شعاعیں تقسیم ہوتی رہیں۔
دیکھئے زرقانی علی المواہب ج ۱ صـ۴۶۔)

ولادتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور علیہ السلام کا نور پاک حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں رکھا۔ جو ان کی پیشانی سے چمکتا تھا۔ وہی نور مبین اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ میں منتقل ہوتا رہا۔ انوار المحمدیہ مصر ص۱۵ مواہب ج ا ص۲۔ زرقانی ج ا ص۴۹ روح البیان ج ۶ ص۳۱۳) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں رکھا گیا۔ جو ان کی پیشانی سے چمکتا تھا۔ وہی نور مبین اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ میں منتقل ہوتا رہا (النور حاشیہ مشکوٰۃ شریف ص۵۱۱) انوار المحمدیہ مصر ص۱۵ مواہب ج ا ص۲) زرقانی ج ا ص۴۹ روح البیان ج ۶ ص۳۱۳) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء وامہات الیٰ آدم وحوا علیہا السلام کے زنا فحاشی سے پاک ہونے پر اجماع امت ہے روح البیان ج ۶ ص۳۱۳) حضور علیہ السلام پر ایمان لانے کی فضیلت حاصل ہونے کیلئے آپ کے والدین کریمین کو زندہ کیا گیا۔ (زرقانی ج ا ص۱۸۵) روح البیان ج ا ص۲۱۷ حجۃ اللہ علی العالمین ص۴۱۶ اور ۶ رسائل ص۴۱۶، اور ۶ رسائل امام سیوطی رح) جناب عبد المطلب کے جسم مبارک سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک ان کی پیشانی میں چمکتا رہا۔ (مواہب ج ا ص۵)

حدیث پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ذاتی تجلی فرمائی جو حسن الوہیت کا ظہور اول تھی۔ یہ متشابہات سے ہے۔ اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس طرح شیشہ نور آفتاب سے روشن ہو جاتا ہے۔ (میلاد النبی ص۱۱)

حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا۔ آپ کی عمر کتنے سال ہے۔ عرض کیا اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب عظمت میں ہر ستر ہزار برس کے بعد ایک ستارہ طلوع ہوتا تھا۔ جسے میں نے اپنی عمر میں ستر ہزار مرتبہ دیکھا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرائیل میرے رب کی عزت وجلال کی قسم وہ ستارہ میں ہوں۔ انسان العیون ج ۱ ص۲۹ روح البیان ج ۳ ص۵۴۳) میلاد پاک پڑھنا خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھی ہے۔ جبکہ شافع یوم جزاء خود تو چٹائی یا فرش پر تشریف رکھیں اور حضرت حسان رض آپ کے خادم دربار رسالت کے بے مثل شاعر مرتبہ کے لحاظ سے غلام ہونے کے باوجود ان کو حضور منبر پر جگہ عنائت فرمائیں۔ اور دعا بھی فرمائیں یا اللہ روح القدس کے ساتھ اس کی امداد فرما۔ اور اپنی تعریف سنیں۔ مشکوٰۃ شریف ص۴۰۹) وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ ط وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ ★ خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَیْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ ★ دیوان حضرت حسان ص۱۴) یہ اشعار حضورؐ نے خود صحابہؓ کرام رضؓ نے سُنے۔ فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی۔ جناب آمنہ رضؓ سنتی تھیں یہ آواز آتی تھی :-

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی!

سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

میلاد سُنّت ملائکہ ہے جاء الحق ص۲۲۰ إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ حدیث پاک حضرت ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوموار کے دن کے روزہ رکھنے سے متعلق پوچھا گیا۔ تو فرمایا فِيْهِ وُلِدْتُ اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں۔ اور اسی دن قرآن اتارا گیا مجھ پر (مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف ص۱۷۹) یعنی ہر سوموار کا دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل سُنکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔ پڑھے لکھے تو کتابوں میں حالات دیکھ سکتے ہیں۔ مگر ناخواندہ لوگ نہیں پڑھ سکتے اُن کو محفل میلاد پاک میں سننے کا موقع اس طرح مل جاتا ہے :-

واقعہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ثویبہ رضی ابولہب کی باندی تھی جسے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دودھ بھی پلایا۔ ابولہب کے مرنے کے بعد حضرت عباس رضی نے اسے بہت بُری حالت میں خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بُرے حال میں ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ تمہارے بعد مجھے کوئی راحت نہیں ہوئی۔ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے۔ اور تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں اسلئے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشی میں ثویبہ رضی کو آزاد کیا تھا۔ بخاری شریف ج ۲ ص ۷۶۴)
فتح الباری ج ۹ ص ۱۱۸ ابولہب کافر تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا۔ جو محبت و خوشی سے بھرا ہوا ہے۔ اور مال خرچ کرتا ہے مدارج النبوۃ ج دوم ص

حدیث پاک: ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل سے پوچھا۔ اے جبرائیل ہم تو رحمت للعالمین ہیں اور تم بھی عالم میں ہو بتاؤ تمکو ہم سے کیا رحمت ملی۔ عرض کیا یا حبیب اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اب تک مجھے اپنے انجام کا کچھ خبر تک نہ تھی دخراب ہو یا اچھا۔ آخر ابلیس کا انجام حضرت جبرائیل دیکھ ہی چکے تھے۔ لیکن آپ صلی کی وجہ سے مجھ کو امن مل گیا۔ اور مجھے اطمینان ہوگیا کیونکہ میرے بارے میں رب نے قرآن میں فرمایا ذِی قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ط جو قوت والا ہے مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے۔ روح البیان ج ا ص شان حبیب الرحمٰن ص ۱۱۰ تحت آیت۔ وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ تشریف لانا صاحب

لولاک: صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔ انوار ساطعہ ص ۱۲۷ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ہم نے آپ کا ذکر بلند فرمایا۔ اور جب پروردگار عالم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے ذکر کو بُلند فرماتا ہے۔ تو مسلمانوں کا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذکر وفضائل و مناقب اور معجزات ولادت شریفہ بیان کر کے بُلند کرنا یہ رضائے الٰہی کے عین موافق ہے۔ (روح ایمان صد ۵۳) لسنب شریف ترمذی سے بروایت حضرت عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ ارشاد فرمایا یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میں محمّد ہوں۔ عبداللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا۔ اللہ تعالےٰ نے جو مخلوق کو پیدا فرمایا۔ تو مجھے اچھے گروہ میں بنایا۔ پھر دو فرقے بنائے۔ تو مجھے اچھے فرقے یعنی عرب میں بنایا۔ پھر کئی قبیلے بنائے۔ تو مجھکو سب سے اچھے قبیلے میں بنایا۔ پھر کئی خاندان بنائے تو مجھے سب سے اچھے خاندان یعنی قریش بنو ہاشم میں پیدا فرمایا۔ پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف صد ۵۱۳) میلاد شریف کی رات لیلۃ القدر سے تین وجہ سے افضل ہے۔ مواسب ج ا صد ۲۶۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند ؛ اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
مبارک کیا دُنیا میں وہ شاہِ رسلیں آیا ؛ جس سے بڑھ کر کوئی پیغمبر نہیں آیا نہیں آیا۔
خدا کے بعد جن کی شان عالی اور برتر ہے ؛ شہنشاہ زماں آیا شہنشاہ زمین آیا۔
یہ کیا تھا کس لئے کس کے لئے تھا مقام عالی کیا تھا ؛ یونہی تھا یا کوئی مقصد تھا آخر ماجرا کیا تھا
زمیں پر عرش بالا کے نشان معلوم ہوتے تھے ؛ کہ ان کے سائے میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے
مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے ؛ جناب رحمتہ اللعالمین تشریف لے آئے

پیدائش کے تین روز بعد حضرت عبدالمطلب آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خانہ کعبہ میں لے گئے۔ اور یوں فرمایا۔ ہر حمد اللہ پاک کیلئے ہے۔ جس نے مجھے یہ پاکیزہ وخوبصورت لڑکا عطا فرمایا۔ (طبقات ابن سعد ج ا صد ۱۰۳) آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ محترمہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سے کہا خدا کی قسم آپ کا بچہ ایسا بابرکت ہے کہ میں نے ایسی خیر و برکت والا ہرگز نہیں دیکھا۔ والدہ ماجدہ نے نورِ نظر کو پیار کیا۔ اور فرمایا کہ

ہر قسم کی برائی سے میں ان کو بزرگی والے اللہ پاک کی پناہ میں دیتی ہوں (طبقات ابن سعد ص ۱۱۱ ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ چھڑانے کے ساتھ ہی سب سے اوّل جو کلام فرمایا وہ یہ تھا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ۹ ط (بیہقی ابن عساکر مواہب) قلب اطہر کا دھلنا چار بار ہوا (۱) دو سال چار ماہ کے ہوئے اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ جبکہ مواشی میں پھر رہے تھے۔ (۲) دس سال کی عمر میں صحرا میں (۳) وقت بعثت ماہ رمضان غار حرا میں (۴) شب معراج میں (شمامہ میلاد النبی ص ۲۱) قلب اطہر کے ساتھ ماءِ زمزم کو مس فرما کر وہ فضیلت عطا فرمائی جو کوثر و تسنیم کے پانی کو بھی حاصل نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ذات پاک ہر شیطانی اثر سے پاک اور طیب اور طاہر ہے۔ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں۔ کہ اگر آپ کی ذات پاک میں شیطان کے تعلق کی کوئی جگہ ہو سکتی تو وہ یہی خون کا لوتھڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابو طالب کی کفالت و تربیت میں تھے۔ جب ان کے عیال کے ہمراہ کھانا کھاتے سب شکم سیر ہو جاتے اور جب نہ کھاتے سب بھوکے رہ جاتے۔ گویا آپ کی برکت خود ابو طالب کی کفالت کر رہی تھی (شمامہ) سات روز تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیا۔ (تاریخ حبیب اللہ) پھر چند روز تک حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا۔ ان کا بیٹا مسروح بھی دودھ پیتا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ دو عورتوں کی وجہ سے آپ کے رضاعی بھائی ہیں۔ ایک ثویبہ دوسرے اس سعدیہ رضی اللہ عنہا عورت کی وجہ سے جس نے ایام رضاعت حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سعدیہ رضی اللہ عنہا میں پلایا اور جن کی آغوش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رہے۔ وہ یہ ہیں۔ آپ کی والدہ ثویبہ رضی اللہ عنہا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضرت شیما رضاعی بہن ام ایمن رضی اللہ عنہا جن کا نام برکت ہے۔ (زاد المعاد) تجارت شام کے زمانے میں میسرہ نے دیکھا کہ جب دھوپ تیز ہوتی تھی۔ تو دو فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کرتے تھے۔

واقعہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۵ سال کے ہوئے۔ تو قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر از سرِ نو شروع کرنے کا ارادہ کیا۔ حجر اسود کے موقعہ پر قریب تھا کہ ان میں جھگڑا ہو اور قریش آپ کو نبوت سے پہلے امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود اپنے دست مبارک سے کپڑے میں رکھا۔ اور سب اٹھا کر خانہ کعبہ تک لے چلے۔ آپ نے سب کی طرف سے وکیل ہو کر اس کے موقع پر رکھدیا۔ اس فیصلہ سے سب راضی ہو گئے (سیرت ابن ہشام)۔ ۴۰ برس کی عمر مبارک میں ربیع الاوّل کی آٹھ سوموار کے دن غار حرا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سورہ اقراء کی ابتدائی آیتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرف با نبوت ہو گئے۔

نبوت نبوت کے تیرھویں سال ستر شرفاء انصار مشرف بہ اسلام ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد و پیمان کیا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو مدینہ کو تشریف لے جائیں گے۔ ہم خدمت میں کوتاہی نہ کریں گے۔ ایک گھاٹی پر دو نوں بیعتیں ہوئیں۔ (تاریخ حبیب اللہ و سیرت ابن ہشام)

فضائل: سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیل وہ جو رضائے الٰہی طلب کرے۔ حبیب کیلئے فرمایا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ مغفرت: خلیل علیہ السلام حد طمع میں وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي مغفرت حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ یقین میں لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ خلیل علیہ السلام نے فرمایا وَلَا تُخْزِنِي حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ خلیل علیہ السلام نے فرمایا لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ خلیل علیہ السلام نے فرمایا۔ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ حبیب صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے لئے فرمایا اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ
اللّٰہ (مرقات برحاشیہ مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳) حضرت موسیٰ کلیم علیہ السلام
نے فرمایا۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لئے فرمایا۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا معجزہ پتھر سے چشموں کا جاری فرمانا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی مبارک انگلیوں سے چشمے جاری فرمائے۔ بخاری ومسلم مشکوٰۃ شریف۔
ص ۵۳۲) محفل میلاد شریف شعار مسلمین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم
ہوتا چلا آیا ہے۔ سال امن سے گزرتا ہے۔ جلد آنے والی خوشخبری ہے!
وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اھل ہیں۔

واقعہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے والد ہر سال میلاد شریف مناتے ایک سال
قحط کی وجہ چنے بھنے کے سوا کچھ میسر نہ ہوا۔ وہی تقسیم فرمائے۔
خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔
کیا دیکھتے ہیں کہ وہی چنے سامنے رکھے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ان چنوں سے بہت مسرور اور خوش ہیں۔ (الدر الثمین ص ۸) سُبْحٰنَكَ
اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

شانِ امانت

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ
یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؕ

ہم نے امانت آسمانوں وزمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تھی۔ انہوں نے اس کی ذمہ داری سے انکار کر دیا۔ اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اپنے ذمے لے لیا۔ وہ ظالم ہے جاہل تھے۔ انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ منافقین اور منافقات اور شرک کرنے والوں کو اور شرک کرنے والیوں کو سزا دے گا۔ اور مومنین اور مومنات پر توجہ رحمت فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

امانت :- تمام وہ چیزیں جن کے لئے حکم کیا گیا اور منع کیا گیا۔ شرعی احکام سے آسمانوں اور زمیں اور پہاڑوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ امانت سے کیا ہو گا۔ فرمایا اگر نیکی کرو گے، تو جزا نہیں تو سزا تو ڈر گئے خوف خشیت کی وجہ سے انکار کیا جب حضرت آدم علیہ السلام نے امانت کو قبول فرمایا۔ تو وقت ظہر تھا اور عصر کے وقت بہشت سے نکالے گئے۔ تفسیر خازن ج ۵ ص ۱۴۳) فرج ہاتھ پاؤں کان آنکھ، امانت ہیں خازن ج ۵ ص ۱۴۴

(مقام امانت و تعلق ساتھ ایمان کے)

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ رواہ البیہقی رضؓ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مگر یہ کہ فرمایا نہیں پورا ایمان واسطے اس کے کہ نہیں امانت واسطے اس کے اور نہیں پورا دین واسطے اس کے نہیں عہد واسطے اس کے

(بیہقی و مشکوٰۃ شریف ص ۱۵)

امانت کا تعلق ایمان کیساتھ ہے

اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اسکی سے اور ہاتھ اس کے سے وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ اور پورا مومن وہ ہے۔ کہ امن میں رہیں اس سے لوگ۔ اپنے خونوں پر اور مالوں پر۔ ترمذی ونسائی رض وبیہقی ومشکوٰۃ شریف ص۱۵) یعنی لوگ اسے امین بنائیں اس سے امن میں رہیں۔ (مرقاۃ)

امانت کا مقام اللہ تعالیٰ کے نزدیک روایت ہے۔ عبدالرحمان بن عوفؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تین چیزیں ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے قرآن شریف جھگڑے گا بندوں سے اور واسطے قرآن پاک کے ظاہر بھی ہے۔ اور باطن بھی ہے۔ اور امانت اور رشتہ داری پکاریگی۔ خبردار ہو جس نے ملایا مجھ کو ملادے اس کو اللہ تعالیٰ اور جس نے توڑا رشتہ داری کو توڑیگا اس کو اللہ تعالیٰ۔ شرح السنہ ومشکوٰۃ شریف ص۱۸۶۔ تشریح مراد ظاہر سے مطلب قرآن پر ایمان وعمل و باطن سے ایک آیت کی مختلف تفسیریں اور بندوں کی فہم اور امانت بھی جھگڑا کرے گی اور پکارے گی۔ (طیبیؒ بر حاشیہ مشکوٰۃ شریف، ص۱۸۶) امانت سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ روایت ہے عبدالرحمانؓ بیٹے ابو قراد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ ایک دن پس شروع کیا صحابیوںؓ نے کہ ملتے تھے اپنے بدن کو پانی حضرت کے وضو کا۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ دوست رکھے اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کو اَوْ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ یا دوست رکھے اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اس کا پس چاہئے کہ سچ بولے اپنی بات میں جس وقت کہ بات کرے اور چاہئے کہ ادا کرے۔ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ امانت لوگوں کی جس وقت کہ سونپی جائے اور چاہئے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایوں کی۔ (بیہقی و مشکوٰۃ شریف ص۴۲۴)

امانت سے بہشت کی ضمانت ۔ اور روایت ہے عبادہ بن صامت رضؓ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے ضامن ہو واسطے چھ چیزوں کے ضامن ہوؤں گا میں واسطے تمہارے بہشت کا۔ سچ بولا کرو۔ جس وقت کہ بات کہو اور پورا کرو جب کہ وعدہ کرو کہ اَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ اور ادا کرو امانت جب کہ امانت دیئے جاؤ۔ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی۔ اور بند کرو نگاہ اپنی کو۔ اور بند رکھو اپنے ہاتھ کو (بیہقیؒ و مشکوٰۃ شریف ص۴۱۵)

امانت کی قسمیں :- اور روایت ہے۔ جابر بن عبداللہؓ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ جس وقت کوئی شخص کوئی بات کہے پھر وہ چلا جائے پس وہ فِھِیَ اَمَانَۃٌ ہے۔ (ترمذیؒ و ابوداؤدؒ و مشکوٰۃ شریف ص۴۳۰)

واقعہ :- اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واسطے ابوالھیثمؓ بن تیہان کے کہ کیا ہے تیرے خادم کہا کہ نہیں پس فرمایا کہ جس وقت آدیں ہمارے پاس غلام تو آئیو ہمارے پاس غلام تو آئیو ہمارے پاس پس لائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو بردے پس آئے آنحضرت کے پاس ابوالھیثمؓ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوے امانت دار ہے۔ لے تو اس بردے کو اسلئے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اس کو نماز پڑھتے اور قبول کرو۔ وصیت میری بیچ حق اس کے احسان کرنے کی (ترمذیؒ و مشکوٰۃ شریف ص۴۳۰) اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام ضامن ہے۔ اور مؤذن امانت دار ہے ۔ یا الٰہی کہ ھدایت کر تو اماموں کو اور بخش مؤذنوں کو احمدؒ و ابوداؤدؒ و ترمذیؒ و شافعیؒ و مشکوٰۃ شریف ص۶۵)، اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا، تحقیق اللہ تعالیٰ تمکو اس بات کا

حکم فرماتے ہیں۔ پہنچا دو امانتیں طرف صاحبوں ان کے کے۔

تفسیر } مخصوص قصہ چابی بیت اللہ شریف کے ساتھ نہیں بلکہ تمام قسم کی امانتیں داخل ہیں۔ (بیضاوی ج ۱ ص ۱۸۸)

(۱) امانت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو تو تمام چیزیں جن کا حکم فرمایا اور منع فرمایا (۲) امانت کا معاملہ مخلوق کے ساتھ تمام معاملات لین دین (۳) امانت کا معاملہ نفس کے ساتھ کہ انفع و اصلح دین و دنیا پر عمل کرے کُلُّکُمْ رَاعٍ الخ روح البیان ج ۲ ص ۵ اور حاشیہ جلالین شریف ص ۸۰ پر ہے کہ برابر ہے مراد امانت سے حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد فعلی۔ قولی۔ اعتقادی ہوں۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں امانت ہر شئے میں لازم ہے۔ یہاں تک کہ وضو غسل جنابت سے نماز زکوٰۃ روزے اور عبادات ہر قسم میں اور امانت نفس میں زبان کی امانت اسے جھوٹ سے بچانا۔ آنکھ کی محارم سے بچانا۔ علی ھذا۔ اور روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ امانت اور رشتہ داری بھیجی جاویگی پس دونوں پلصراط کے دونوں طرف دائیں اور بائیں کھڑی ہوں گی۔ مسلم و مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۹ یعنی ان دونوں کے حق کی رعایت کرنے پر رغبت دلائی ہے۔ عن ابی ھُرَیرۃ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ صفحہ ۴۶۹ عن حذیفہؓ اِنَّ الْاَمَانَۃَ ص ۴۶۱، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالْاَمَانَۃَ ص ۴۲ کہ امانت کے نور سے حقیقت ایمان اور دین اور احکام شریعت قرآن و حدیث سے جانے حاشیہ مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۱ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

رَحْمَتْ }

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

الرَّحْمٰنِ ؕ جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دونوں کے معنی رحم کرنے والا الرحمٰن ایسا منعم کہ اس جیسی نعمت بندوں سے متصور نہ ہو سکے۔ الرَّحِیْمِ الرَّحِیْمِ ؕ ایسا منعم کہ اس جیسی نعمت بندوں سے متصور ہو سکے۔ تسمیہ میں بھی اور فاتحہ میں بھی۔ فرمایا الرحمن الرَّحِیْمِ ؕ تاکہ معلوم کروایا جائے کہ عنایت ساتھ رحمت کے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بنسبت غیر رحمت کے۔ اللہ تعالیٰ کا رحمت کرنا کہ بھلائی کا ارادہ کرنا۔ احسان کرنا عقاب کے مستحق کو سزا نہ دینا (تفسیر خازن ج اول صنہ ۲۰
فرق رحمان کے مومن کافر پر رحم فرمانے والا۔ رحیم کہ قیامت کے دن مومنوں پر خصوصًا رحم فرمانے والا۔ (مدارک ج اوّل صنہ ۲۲)

وُسْعَتْ رَحْمَتْ ۔ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا۔ اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت عامہ اور علم ہر چیز کو شامل ہے پس بخش واسطے ان لوگوں کے کہ توبہ کی۔

تفسیری اشارہ ہے کہ عرض مدعا سے پہلے ثناء کی جائے۔ خازن آ۔م حدیث پاک ہے روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا مخلوقات کا لکھی کتاب پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے۔ اوپر عرش اس کے اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ اس میں یہ ہے کہ تحقیق میری رحمت سبقت لے گئی ہے غضب میرے سے اور ایک روایت میں ہے کہ غالب ہے رحمت میری میرے غضب پر (بخاری و مسلم و مشکوٰت شریف صنہ ۲۰۲) پس رحمت اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ ان کو زندہ رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے اور عذاب نہیں کرتا۔ بہشت کی چوڑائی سات آسمان و زمین کی طرح لمبائی خدا جانے۔

رحمت کو کن کن چیزوں پر بولا گیا ہے۔ (۱) جنت پر۔ سُعِدُ خِلُھُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ جنت یعنی جنت (جلالین شریف ص۱۶۳) ترجمہ ضرور ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کریں گے۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ط اور جو لوگ کہ سفید ہو گئے ہونگے چہرے ان کے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یعنی جنت میں ہوں گے مومن لوگ (جلالین شریف ص۵۵) (۲) قرآن پر یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ط قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ط

اے لوگو! تحقیق آئی تمہارے پاس نصیحت پروردگار تمہارے سے اور تندرستی واسطے اس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے اور ہدایت و رحمت واسطے مسلمانوں کے۔ آپ ان سے فرما دیجئے کہ جب قرآن ایسی چیز ہے، تو پس لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ وہ اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جس کو کہ اکٹھا کرتے ہیں (جلالین شریف ص۱۶۳) (۳، ۴) صحت و غنا پر وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَیَئُوْسٌ كَفُوْرٌ اور اگر چکھاویں ہم آدمی کو اپنی طرف سے رحمت پھر کھینچ لیویں ہم اس سے اس کو تو وہ ناامید اور ناشکر ہو جاتا ہے۔ یعنی غنی و صحت (جلالین شریف ص۱۷۸) رزق و بارش پر (۵، ۶) قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ ط آپ فرما دیجئے اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت (یعنی نبوت) کے خزانوں کے مالک ہوتے (الخ) (جلالین شریف) ص۲۳۶ یا اور تمام نعمتوں کے (بیضاوی قلمی) تمام رحمتیں رحمۃ للعالمین کے صدقے ملیں۔ کَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ. نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت واسطے عالموں کے

نکتہ عجیب کان کا آواز کرنا یا دل کا تو فرمایا روضہ شریف میں پکارتا ہوں اُمتی اُمتی اُمتی ۔ یہ اسی آواز شریف کا اثر ہے ۔ سُبْحَانَ اللہ (نسیم الریاض ج اول ص۱۰)

رحمت کے درجے

اور روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ واسطے اللہ تعالیٰ کے سو رحمتیں ہیں اتاری ان میں سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چار پایوں کے اور زہریلے جانوروں کے پس بہ سبب اسی رحمت کے آپس میں میل کرتے ہیں ۔ اور بہ سبب اسی کے آپس میں رحم کرتے ہیں ۔ اور بہ سبب اسی کے مہربانی کرتا ہے وحشی جانور اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ نے ننانویں رحمتیں کہ رحمت کرے گا ساتھ ان کے اپنے بندوں پر دن قیامت کے (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف) رحمتوں کے نام (۱) سکینہ وہ رحمت جس کے ساتھ سکونِ قلب و اطمینان و وقار و نزول انوار حاصل ہو (۲) صلوات و مغفرت خود تعطف (۳) رأفت یعنی رحمت

حدیث پاک : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ترجمہ :۔ روایت ہے ابوہریرہ رض و ابو سعید رض کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کریں اللہ کا مگر کہ گھیرتے ہیں ان کو فرشتے اور ڈھانک لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے اُن پر سکینہ اور ذکر کرتا ہے ان کو اللہ ان شخصوں میں کہ نزدیک ان کے ہیں (مسلم و مشکوٰۃ شریف ص۱۹۶) سکینہ خاطر جمعی دل کی ہے ۔ جس سے ماسوا اللہ کی خواہش دل سے نکل جاتی ہے ۔ اَلَا نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ (مشکوٰۃ شریف ص۳۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ (ابو داؤد
والنسائی ومشکوٰۃ شریف ص۱۰۹)

حصولِ رحمت کے طریقے

(۱) وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ؕ اور خوشی سے کہنا مانو
اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کا۔ امید ہے کہ تم رحم کئے جاؤ گے۔ اور قائم رکھو نماز کو
اور دو زکوٰۃ اور اطاعت رسولؐ کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے (پ ۱۸)
(۲) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ؕ
جب پڑھا جاوے قرآن پس سنو اس کو اور چپکے رہو تاکہ تم رحم کئے جاؤ
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ؕ۔
(۳) حدیث پاک:۔ اور روایت ہے ابو امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر
عرض کیا صحابہؓ نے یارسول اللہؐ اور دوسری صف پر بھی فرماؤ۔ فرمایا تحقیق
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے
رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہؓ نے اور دوسری پر بھی فرماؤ
فرمایا اور دوسری پر بھی۔ اور فرمایا رسول اللہؐ نے برابر کرو صفوں اپنی کو اور برابری
کرو درمیان مونڈھوں اپنی کے اور نرم ہو آگے ہاتھوں بھائیوں اپنے
کے اور بند کرو صف کے شگافوں کو اسلئے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے
درمیان تمہارے مانند حذف کے یعنی چھوٹے بچے بھیڑ کے (احمد و مشکوٰۃ شریف)
(۴) وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ
لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ؕ اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے ڈرو اس عذاب
سے جو آگے تمہارے ہے۔ اور جو پیچھے تمہارے ہے۔ شاید کہ تم رحم کئے
جاؤ۔ تفسیر پہلے اور پچھلے گناہوں سے بچو (بیضاوی ج ۲ ص۲۰۱ قلمی)
(۵) حدیث پاک روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھ پر درود ایک بار صلی اللہ علیہ عشر صلوٰۃ رحمت بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں۔ اور بخشے جاویں گے اس سے دس گناہ اور بلند کئے جاویں گے اس کے دس درجے (نسائی دمشکوٰۃ شریف ۸۶)

حدیث پاک :- اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَأً، رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص کو پڑھے پہلے عصر کے چار رکعت (احمد وترمذی وابوداؤد ومشکوٰۃ شریف ۱۰۴)

(۷) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ مومن تو سب بھائی بھائی ہیں۔ سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

تفسیر :- کیونکہ مومن اصل واحد ایمان کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ جو حیات ابدیہ کا موجب ہے۔ حکم اصلاح کے واسطے میں تعلیل و تقریر ہے۔ (بیضاوی ج ۲ قلمی ص ۴۵۸) (۸) واقعہ حدیث پاک اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ بن علیؓ کا اور تھے نزدیک حضرت کے اقرع بن حابسؓ پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہیں۔ نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے کسی کا پس دیکھا طرف اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا۔ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔ جو شخص نہیں رحم کرتا نہیں رحم کیا جاتا (بخاری ومسلم ومشکوٰۃ شریف ص ۴۰۱)

مسئلہ :- امام نووی فرماتے ہیں۔ مرد کو اپنے بچوں کا بوسہ لینا واجب ہے اہل قرابت کا سنت ہے بچہ ہو یا بچی۔ شہوت کے ساتھ بوسہ حرام ہے۔ والد ہو یا غیر۔

مرقات بر مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۱) رضا خداوندی سے حدیث پاک ۲ اور روایت ثوبانؓ سے کہ نقل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق

بندہ البتہ ڈھونڈتا ہے مرضی اللہ تعالیٰ پھر ہمیشہ رہتا ہے سو ہم وہ ڈھونڈنے کے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل جبرائیل کو کہ فلاں بندہ میرا ڈھونڈتا ہے یہ کہ راضی رکھے مجھکو خبردار ہو اِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْہِ کہ رحمت میری اس پر ہے پھر کہتے ہیں جبرائیل رحمت اللہ تعالیٰ کی فلانے پر سو جیو اور کہتے ہیں یہی بات فرشتے اٹھانے والے عرش کے اور کہتے ہیں اس کو وہ فرشتے جو گرد ان کے ہیں۔ یہاں تک کہ کہتے ہیں اس بات کو فرشتے ساتوں آسمان کے پھر اترتی ہے (رحمت) اس شخص کے لئے طرف زمین کے (احمد و مشکوٰۃ شریف صـ۲۰۸)

واقعہ حدیث پاک اور روایت ہے جندبؓ سے کہ کہا آیا ایک اعرابیؓ اور بٹھایا اس نے اونٹ اپنے کو پھر باندھ دیا پاؤں اس کا رسی سے۔ پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑھی پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پس جب کہ سلام پھیرا اس اعرابیؓ نے۔ آیا اپنے اونٹ کے پاس اور کھولا اس کو پھر سوار ہوا۔ پھر پکارا یا الٰہی رحم کر مجھ پر اور محمدؐ پر۔ اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسی کو پس فرمایا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم یہ اعرابی جاہل تر ہے یا اونٹ اس کا کیا نہیں سنا تم نے طرف اس کلام کی کہ اس نے کہا کہ اصحابہؓ نے کہ ہاں سُنا ہم نے (ابوداؤد و مشکوٰۃ شریف صـ۲۰۴) معلوم ہوا کہ دعا میں تنگی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ تمام مومنین و مومنات کو شامل کرنا چاہیئے۔ (لمعات) فرما دیجئے اے بندو میرے جنہوں نے زیادتی کی اوپر جانوں اپنی کے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے۔ تحقیق اللہ بخشتا ہے گناہ سارے تحقیق وہی ہے بخشنے والا مہربان (پ ۲۴)

بحر الطاف تو بے پایاں بود ⁂ ناامید از رحمت شیطان بُود
مغفرت دارد امید از لطف تو ⁂ زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ

(آتوجوب الیک۔ (شیخ عطار ۳)

عبادت:- اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ○ اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے۔ کہ میری عبادت کیا کریں۔

عبادت کے لغوی معنی:- عبادت مصدر ہے۔ یعنی تابعداری کرنی اور نہایت تعظیم واسطے اللہ تعالٰی کے اور تعریفات میں ہے۔ عبادت ایک مکلف کا فعل ہے۔ جو کہ خواہشات نفسانی کے خلاف اللہ تعالٰی کی تعظیم کیلئے کیا جاتا ہے۔ عبادت کا اطلاق فقہا کے نزدیک احکام شرعیہ پر کیا جاتا ہے جو کہ امر آخرت سے متعلق ہیں۔ اور مقابل عبادت کے معاملات ہیں۔ عبادت کے معنی اللہ تعالٰی کو ایک جاننا (المنجد اردو ص ۴۲)

عبادت کے فائدے:- روزی بڑھنا برکت، عزت۔ زیادتی نعمت سکون اولاد میں بھی نعمت کا اثر۔ فرشتوں کا مرتے وقت مبارکباد دینا۔ شفیع قرآن ہونا۔ لوگوں میں محبت اللہ تعالٰی کی ناراضگی سے بچ جانا۔ غریبی دور ہونا۔ درجہ بلند۔ بارش اللہ تعالٰی کا مہربان اور مددگار رہونا۔ کوئی عبادت اللہ تعالٰی کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں۔

عبادت کی قسمیں:- (۱) بدنی محض جیسے نماز (۲) مالی محض جیسے زکوٰۃ (۳) مالی اور بدنی دونوں سے مرکب جیسے حج (حاشیہ کنز الدقائق ص ۱۳)

نکاح:- ایسی عبادت ہے جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر آج تک پھر بہشت میں بھی ہوگی۔ نکاح اور ایمان (کنز الدقائق ص ۹۰)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ :۔ تمام عبادتیں منہ سے کہنے کی اور بندگیاں بدن کی اور بندگیاں مال کی واسطے اللہ تعالیٰ کے یعنی عبادات قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ واسطے اللہ تعالیٰ کے ہیں (کنز الاقائق ص۲۶) صلوٰۃ کا معنی دعاء۔ ثناء۔ قرأت رحمت۔ فرضیت نماز معراج شریف کی رات ہفتہ ۱۷ رمضان شریف ہجرت سے ۱۸ مہینے پہلے فرضیت کتاب و سنت و اجماع امت سے ثابت ہے پہلے دو نمازیں تھیں طلوع شمس سے پہلے ایک نماز اور غروب شمس سے پہلے ایک نماز (کنز الاقائق ص۱۴)۔

نماز کی اہمیت :۔ حدیث پاک :۔ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جائے گا۔ ساتھ اس کے بندہ دن قیامت کے اعمال اس کے سے نماز اس کی ہے پس اگر درست ہوئی نماز تو خلاصی ہے اور نجات پائی اور اگر فاسد ہوئی نماز پس تحقیق نا امید ہوا اور زیاں کار ہوا۔ پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض میں سے کچھ فرماویگا اللہ تعالیٰ بلند دیکھو کیا ہے واسطے میرے بندے کے کچھ سنت یا نفل پس پوری کیجاوے گی ساتھ اس کے وہ چیز کہ ناقص ہوتی فرضوں میں سے پھر ہوں گے باقی عمل اس کے اسی طور پر ایک روایت میں ہے۔ پھر زکوٰۃ مانند اسی کے پھر لئے جاویں گے اعمال اسی طور پر (ابو داؤد و احمدؒ۔ مشکوٰۃ شریف ص۱۱۶)

نماز ذریعہ نجات ہے :۔ حدیث پاک اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اس کے سبب نورانیت کی اور دلیل اور سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا اس پر نہ ہوگی وہ واسطے

اس کے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے۔ (احمد بیہقی دارمی مشکوٰۃ)

نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں! حدیث پاک روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ نمازیں پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتے ہیں گناہوں کو جو کہ درمیان ان کے ہوتے ہیں جبکہ گناہ کبیرہ نہ کئے ہوں۔ (مسلم مشکوٰۃ شریف ص۵۷)

زیادتی ثواب نماز:۔ حدیث پاک عن ابن عمر رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جماعت زیادہ ہو جاتی ہے بہ جماعت اکیلی کی سے ستائیس درجے بخاری ومسلم (مشکوٰۃ شریف ص۹۵)

نماز سے عرش کا سایہ: حدیث پاک:۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات شخص ہیں کہ سایہ میں رکھے گا ان کو اللہ بیچ سایہ اپنے کے اس دن کہ نہ سایہ ہوگا اس کا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کرے اللہ کی بندگی میں اور وہ شخص کہ دل اس کا لگا ہوا ہے مسجد میں جس وقت کہ نکلتا ہے اس سے یہاں تک کہ پھر جاوے طرف اس کے اور وہ شخص کہ محبت کرتے ہیں آپس میں واسطے اللہ تعالیٰ کے اکٹھے ہوتے ہیں اسی کی محبت میں اور جدا اور وہ شخص کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو تنہا پس بہتی ہیں آنکھیں اس کی اور وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت نے کہ صاحب حسب وجمال کی ہو پس کہا تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ للہ پس چھپایا اس کو یہاں تک

کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اس کے نے کہ کیا خرچ کیا اس کے داہنے ہاتھ نے (بخاری) اور مسلم و مشکوٰۃ شریف صہ ۶۸)، ایمان کی گواہی دو۔ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھو تم ایک شخص کو کہ خبر گیری کرتا ہے مسجد کی فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ پس گواہی دو واسطے اس کے ایمان کی اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں آباد کرتا مسجدوں اللہ تعالیٰ کی کو مگر وہ شخص ایمان لایا اللہ تعالیٰ کے اور دن پچھلے کے۔ (ترمذی ۲ و ابن ماجہ و دارمی و مشکوٰۃ شریف صہ ۶۹)

مقام نماز :- فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو ترک کیا اس نے دین کو گرا دیا۔ اور جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کی عمارت کو قائم کیا (غنیۃ الطالبین صہ ۲)۔ نماز کو ضائع کرنے والی چیز حدیث پاک اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ آویگا زمانہ لوگوں پر کہ ہونگی باتیں ان کی مسجدوں ان کی میں بیچ مقدمہ دنیا ان کی کے پس نہ بیٹھنا تم ان کے ساتھ پس نہیں واسطے اللہ کے بیچ ان کے کچھ حاجت (بیہقی و مشکوٰۃ شریف صہ ۷۱)، نماز سے بخشش (حدیث پاک :- روایت عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں (مشکوٰۃ) کہ فرض کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے جس نے اچھا کیا وضو ان نمازوں کا اور پڑھا ان کو وقت پر اور پورا کیا رکوع ان کا اور خشوع ان کا اور خشوع ان کا ہے۔ واسطے اس کے اللہ تعالیٰ پر عہد یہ کہ بخشدے واسطے اس کے اللہ تعالیٰ پر عہد یہ کہ بخشدے واسطے اس کے اور جو کوئی نہ کرے پس نہیں واسطے اس کے اللہ پر عہد لازم اگر چاہے بخشے واسطے اسکے اور اگر چاہے عذاب کرے۔ احمد و ابو داؤد مالک و نسائی و مشکوٰۃ شریف صہ ۵۸)

نماز کے فرض :۔ جسم پاک ہو، کپڑے و جگہ پاک ہو و منہ قبلہ کی طرف
وقت، نیت تکبیر تحریمہ، قیام قرأت رکوع، سجود قعدہ اخیرہ
یہ نماز کے اندر و باہر فرض ہیں :۔

نماز کے واجب :۔ فاتحہ۔ سورۃ ملانا۔ قومہ، جلسہ۔ تعدیل۔
ارکان، ظہر عصر میں آہستہ پڑھنا، مغرب، عشاء، فجر، جمعہ، عیدین میں
جہر۔ پہلا التحیات۔ دوسرے قعدہ میں التحیات پڑھنا، ترتیب
رکعتوں اور سجدوں میں السلام علیکم کہہ کر نماز سے باہر آنا
تکبیر، قنوت قرأت قنوت تکبیرات، عیدین، اتباع مقتدی
کا امام کے ساتھ (کنز الدقائق)

مسائل سجدہ سہو :۔ تشہد میں الحمد شریف پڑھے تو
سجدہ سہو واجب ہے۔
(۲) الحمد شریف سے پہلے التحیات پڑھے۔ تو سجدہ سہو نہیں۔ بعد
الحمد شریف کے پڑھے گا۔ تو سجدہ سہو ہے۔ (۳) تکرار تشہد سے
اور اللھم صل علی محمد سے آگے پڑھ جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔
(۴) واجب کے ترک سے سجدہ سہو واجب ہے۔ اگرچہ بار بار
ہو (۵) اگر عمداً چھوڑا تو گنہگار ہوگا۔ اور نماز کا اعادہ واجب ہے
پہلی التحیات نہ بیٹھا۔ اگر قیام کے قریب تھا۔ تو سجدہ سہو ہے۔
(۷) سلام پھیرنے کے بعد جب تک کلام نہ کرے اور قبلہ سے نہ پھرے
تو سجدہ سہو کر سکتا ہے۔ (نور الایضاح) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ (تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے
ہیں ہم۔ تفسیر (جب بندہ نے کہا کہ تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں
تو وہم ہوتا تھا کہ اپنی طرف نسبت کرنے سے (فخر کا) وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ (فرمایا تاکہ دلالت کرے کہ عبادت نہیں ہو سکتی۔

مگر ساتھ امداد اللہ تعالیٰ کے خازن ج اول ص۲۹

عبادت میں خلوص :- پس جو کوئی ہے امید رکھتا ملاقات رب اپنے کی پس چاہیئے کہ عمل کرے عمل اچھے ولا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّهٖ اَحَدًا ط اور نہ شریک لاوے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسی کو ف :- اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں نماز کا حکم فرمایا ہو سو دفعہ

حدیث پاک :- کم وبیش ایک ہزار نماز کے متعلق روایت کی گئی ہے۔

نشانی :- سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے۔ اور ایمان کی علامت یعنی پہچان نماز ہے۔ قول :- حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ فرماتے ہیں نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے والا کافر ہے۔

واقعہ :- اور روایت ہے عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے۔ پس مارا گیا۔ ایک ان دونوں میں سے اللہ کی راہ میں پھر مرا دوسرا بقدر ایک ہفتہ کے یا قریب ہفتہ کے الخ (ابوداؤد) ونسائی و مشکوٰۃ شریف ص۴۵۱

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ریاء، نمود، نمائش، دکھاوا

آیات کریمہ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ط پس جو کوئی امید رکھتا ملاقات رب اپنے کی۔ پس چاہیئے عمل کرے عمل اچھے۔ اور نہ شریک لاوے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسی کو تفسیر :- یعنی دکھاوا نہ کرے۔ جلالین شریف ص۲۵۱

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ایسے نمازیوں کیلئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نمازوں کو بھلا بیٹھتے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں۔ جو ایسے ہیں کہ جب نماز پڑھتے ہیں۔ تو ریاکاری کرتے ہیں اور منع کرتے ہیں برتنے کی چیز کو ویل شدت عذاب۔

تفسیر تنویر المقباس ج ۴

فرق درمیان منافق و مرائی :۔ منافق کفر چھپاتا ہے۔ اور ایمان ظاہر کرتا ہے۔ اور مرائی اعمال ظاہر کرتا ہے (تفسیر خازن ج ۶ صفحہ ۵۷ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ط اور اکثر لوگ جو خدا کو مانتے بھی ہیں۔ تو اس طرح کہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔

تفسیر :۔ جو لوگوں کو دکھاوے کا عمل کرے تو وہ اپنے عمل کے ساتھ مشرک ہے: ابن کثیر ج ۲ صفحہ ۴۹۴ : وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ط اور خدا کی طرف سے ان کو وہ معاملہ پیش آوے گا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا۔ حضرت سفیان ثوری نے فرمایا۔ بڑی خرابی ہے ریاء والوں کیلئے (مدارک ج ۵ صفحہ ۴۲۲)

علامت منافقین } وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النَّاسَ جب کھڑے ہوتے ہیں طرف نماز کی کھڑے ہوتے ہیں کاہلی سے دکھلاتے ہیں لوگوں کو ف سستی بلا عذر قابل ملامت ہے۔ منافقین کی سستی اعتقادی ہے۔ مسلمان اعتقاد صحیح ہونے کے سستی ہو جائے تو وہ اس سے خارج ہو جائیگے۔ حقیقت ریاء کہ عبادات اور بھلائی کے کاموں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں مقام و منزلت طلب کرنا کتاب الاربعین صفحہ ۲۰۲) تعریف ریا انسان عمل صالحہ ظاہر کرے تاکہ لوگ

اس کی تعریف کریں۔ اچھائی کا اعتقاد کریں۔ یا اسے عطا سے قصد کریں۔ دکھلاوا کرنے والوں کو جو عذاب ہوگا۔ اس سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو تم ساتھ اللہ کے۔ جب الحزن سے عرض کی صحابہؓ نے یارسول اللہ کیا ہے۔ جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہے بیچ دوزخ کے کہ پناہ پکڑتی ہے اس سے دوزخ ہر دن چار سو بار کہا صحابہؓ نے یارسول اللہ اور کون داخل ہوگا اس میں فرمایا قرآن پاک پڑھنے والے۔ دکھلانے والے اپنے عملوں کو۔ ترمذی و ابن ماجہ (مشکوٰۃ شریف ص۴۵) اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مخلوق کا ارادہ کرے تو وہ مذاق کرنے والا ہے۔ مثال جیسے بادشاہ کی خدمت میں جائے اور ارادہ ہو بادشاہ کی لونڈیوں اور غلاموں کو دیکھنے کا تو بادشاہ کے ساتھ مکر کرنے سے کتنی سزا کا مستحق ہوگا۔ کتاب الاربعین ص۲۴۷

ریاء سے بچنے کا ترازو اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندہ جس وقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے خلوت میں جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہے۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ ہے یہ ہے بندہ میرا سچا۔ (ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف)

ریاء سے بچنے کا دوسرا طریقہ: اور نجات حاصل کرنے کا راستہ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ شِرَّةً وَلِکُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِیْرَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر چیز کے،

زیادتی ہے اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہے پس اگر صاحب اس کے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا۔ پس امید رکھو اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اس کی ساتھ انگلیوں کے پس نہ گنو تم اس کو یعنی نہ کہو صالح اور کامیاب ترمذی رضؓ (مشکوٰۃ شریف صـ۴۵۵) اس مرض ریاء کے علاج کا قانون اپنی عبادت کو ایسے چھپا جیسے تو اپنے گناہوں کو چھپاتا ہے اسی میں سلامتی ہے۔ کتاب الاربعین صـ۸۴

دکھاوے کے عمل سے دکھاوے کا بدلہ ملیگا

اور روایت ہے جندب رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص کے عمل کرے واسطے سنانے کے مشہور کرے گا اللہ عیب اس کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھانے کے جزاء دیگا اللہ تعالیٰ جزاء ریاکاروں کی (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف صـ۴۵۴)

چار نام دکھاوا کرنے والے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دکھاوا کرنے والوں کو چار ناموں سے پکارا جاوے گا۔ قیامت کے دن اے مرائی، اے غاوی۔ یا فاجر یا خاسر جا اپنا اجر ان سے طلب کر جن کے لئے تو نے عمل کیا، تیرا اجر ہمارے پاس نہیں۔ کتاب الاربعین صـ۲۰) دنیاوی معاملات میں ریاء نہیں

اسباب ریاء: حب مدح خوف۔ ذم۔ لالچ:۔

قول:۔ حضرت فضیل فرماتے ہیں لوگوں کی وجہ سے عمل ترک کرنا بھی ریاء ہے:۔ اور لوگوں کیلئے عمل ترک کرنا بھی ریاء ہے اور لوگوں کیلئے عمل کرنا شرک ہے۔ مومن مخلص اور دکھاوا کرنے والا چھپ نہیں سکتے۔ **حدیث پاک:۔** اور روایت ہے عثمان بن عفان رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہے واسطے اس کے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ

اس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے وہ شخص اس کے ساتھ۔

واقعہ حدیث پاک: اور روایت ہے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے وہ ایک دن طرف مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی۔ پس پایا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے نزدیک روضۂ مطہرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روتے ہیں پس فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز نے رلایا تجھکو فرمایا رلایا مجھکو ایک چیز نے کہ سنا ہے میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریاء شرک ہے اِنَّ یَسِیْرُ الرِّیَاءِ شِرْکٌ اور جو شخص کہ دشمنی رکھے کسی خدا کے دوست سے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ کا ساتھ جنگ کے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے، نیکوں کاروں، پرہیزگاروں، پوشیدہ حالوں کو۔ وہ لوگ کہ جب غائب ہوں نہ پوچھے جاویں اور جب حاضر ہوں نہ بلاوے جاویں اور پاس نہ بٹھاوے جاویں دل ان کے چراغ ہدایت کے ہیں۔ نکلتے ہیں ہر فتنہ تاریک سے۔

(ابن ماجہ و بیہقی و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۵۵)

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ

وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ؕ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خلوص، اخلاص، سچائی نیت خالص

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ط مگر جنہوں نے کی توبہ اور صلاحیت کی اور مضبوط پکڑا خدا کو اور خالص کیا دین اپنے کو واسطے اللہ تعالیٰ کے پس یہ لوگ مومنین کے ساتھ ہوں گے اور شتاب اللہ تعالیٰ مومنین کو اجر عظیم عطا فرما دیں گے۔ یعنی بہشت جلالین شریف صہ ۸۸)

اخلاص نیت میں اور روایت ہے زید بن ارقم رضہ سے کہ روایت کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے اور نیت ہیں ہو پورا کرنا اس وعدے کا اس کے لئے اور نہ پورا کیا اور نہ آیا وقت پر پس نہیں گناہ اس پر ابوداؤد و ترمذی و مشکوٰۃ شریف صہ ۴۱۶)

اخلاص کی دعا میں۔ اور روایت ہے سہل بن حنیف کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے شہادت صدق دل سے پہنچا تا ہے اسکو اللہ تعالیٰ ساتھ مرتبہ شہداء کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر مسلم و مشکوٰۃ شریف صہ ۳۳۱)

اخلاص دعا میں ہو تو قبول ہوتی ہے اور روایت ہے ابوالدرداء رضہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی اپنے مومن کے

پیٹھ پیچھے قبول کی جاتی ہے۔ نزدیک سر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے۔ جب دعا مانگتا ہے واسطے بھائی اپنے کے بھلائی کی کہتا ہے فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اس کے قبول کر یا اللہ دعا [illegible] اور واسطے تیرے مانند اس کی مسلم ومشکوٰۃ شریف ص ۱۹۴)

اخلاص نہ ہو تو امام نہ بنے

اور روایت ہے ثوبان رضی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ نہیں حلال واسطے کسی کے یہ کہ کرے ان کو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کرے ذات اپنی کو ساتھ دعاء کے بدون ان کے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اس نے ان کی اور نہ نظر کرے گھر اندر کسی کے پہلے اس سے اذن مانگے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی ان کی۔ پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی ان کی اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ وہ بند کئے ہوئے پیشاب یا پاخانہ کو یہاں تک کہ ہلکا ہو۔ ابوداؤد وترمذی ومشکوٰۃ شریف ص ۹۶)

اخلاص عبادت ہے

: نیت خالص سے جو شوائب ریا سے خالص ہو محل اخلاص دل ہے (خازن ج ص ۱۵۵)

اخلاص کی وجہ سے بہشت : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ (رَوَاهُ تِرْمِذِیْ) اور روایت ہے حضرت انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اس کی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہیں بیچ دل تیرے کے

کینہ واسطے کسی کے پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے اور یہ ہے سُنّت میری۔ اور جس نے دوست رکھا سنّت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجھ کو اور جس نے دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے۔ (ترمذی) (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۰)

اخلاص کی وجہ سے بہشت:

اور روایت ہے حضرت عمر رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس وقت کہے مؤذن الاذان اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر جب کہے مؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر جب کہے مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے ایک تمہارا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. پھر جب کہے مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تمہارا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر جب کہے مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے مؤذن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے ایک تمہارا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ ط صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت میں مسلم (مشکوٰۃ شریف صہ ۶۵)

اخلاص کی وجہ سے بہشت کا وجوب:

اور روایت ہے حضرت عقبہ بن عامر رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے۔ پھر کھڑا ہو۔ پھر نماز پڑھے دو رکعت مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ط متوجہ ہو کر ان دونوں میں ساتھ دل اور منہ اپنے کے مگر واجب ہوتی ہے واسطے اس کے بہشت مسلم (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۹)

اخلاص کی وجہ سے دوزخ اور نفاق سے برأت

اور روایت ہے حضرت انس رضؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ جس نے نماز پڑھی خدا کے لئے
چالیس دن جماعت میں اس طرح سے کہ پاوے تکبیر اُولیٰ لکھی جاتی ہیں
واسطے اس کے دو خلاصیاں ایک خلاصی آگ دوزخ سے اور دوسری
خلاصی نفاق سے (ترمذی و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۰۲)

اخلاص دوسرے بھائی کے متعلق

اور روایت ہے حضرت عمر رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں واسطے اس کے چار شخص
ساتھ بھلائی کے داخل کرے گا - اس کو اللہ تعالیٰ بہشت میں کہا ہم نے
اور اگر تین شخص گواہی دیں فرمایا اگر تین کہا ہم نے اگر دو گواہی دیں فرمایا اور دو
بھی پھر نہ پوچھا ہم نے ان سے حال ایک کا (بخاری و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۴۵)

اخلاص کی وجہ سے بہشت

اور روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنی ایک درخت کی
پر کہ تھی اوپر راہ کے پس کہا البتہ دور کروں گا اس ٹہنی کو مسلمانوں کی راہ سے
تاکہ ایذا نہ دے ان کو پس داخل کیا گیا اس کو بہشت میں (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف
صفحہ ۱۶۸) **واقعہ اخلاص** :- اور روایت ہے حضرت انس رضؓ یا
غیر ان کے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا واسطے آنے
کے اوپر سعد بن عبادہ رضؓ کے پس کہا فرمایا سلام ہے تم پر اور رحمت اللہ
تعالیٰ پس کہا سعد رضؓ نے اور اوپر تمہارے بھی سلام اور رحمت خدا کی اور

اور نہ سنایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو۔ یہاں تک کہ سلام فرمایا حضرتؐ نے تین بار اور جواب دیا سعدؓ نے ان کو تین بار اور نہ سنایا ان کو پس پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف گھر اپنے کے اور پیچھے پیچھے آیا حضرتؐ کے سعدؓ پس کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہارے پر نہیں سلام کیا آپؐ نے کسی بار مگر کہ وہ تھا بیچ دونوں کانوں میرے کے اور تحقیق جواب دیا میں نے تم کو ولیکن نہ سنایا میں نے تم کو دوست رکھا میں نے یہ کہ بہت حاصل کروں میں سلام تمہارے اور برکت پھر آئے حضرتؐ اور جو کہ ساتھ آپؐ کے تھے سعدؓ کے گھر میں پس حاضر کئے سعدؓ نے حضرتؐ کے لئے انگور خشک پس کھائے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔ پس جب فارغ ہوئے فرمایا کھایا کھانا تمہارا نیکوں نے اور استغفار کیا تمہارے لئے فرشتوں نے اور افطار کیا نزدیک تمہارے روزہ داروں نے روایت کی یہ شرح السنۃ و مشکوۃ شریف صـ ۳۶۹) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ؕ

مبارک منزلے کان را شاہِ چنیں باشد

ہمایوں کشورِ کان عرصہ را ماہی چنیں باشد

حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیاء ٹھہرے

کبھی تو بخت خفتہ اپنا ہم بھی بیدار دیکھیں گے۔

مدینہ جا کے حسن روضۂ سرکار دیکھیں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائل و فوائد تقویٰ

تقویٰ کا معنیٰ: جس سے ڈر لگتا ہے۔ اس سے اپنے کو بچانا۔ عرف شرع میں گناہ کی چیز سے اپنے کو بچانا (خازن ج اوّل ص۲۱) یعنی ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا۔ تقویٰ کی جگہ دل ہے فرمایا تقویٰ کی جگہ دل ہے۔ فرمایا اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۲)

کمال تقویٰ: قول پیران پیر رحمۃ تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ تیرے دل کی چیز کو اگر مثال کے طور پر بازار میں بیچنے لے جائیں تو کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ **امداد تقویٰ:** تقویٰ کے بغیر دنیا طلبی ایسی ہے جیسے رات کو لکڑیاں چننے والا کہ لکڑی ہے یا سانپ (قول پیران پیر)

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اگر پرہیزگاری کرو گے اللہ تعالیٰ کرے گا واسطے تمہارے امتیاز اور دور کرے گا تم سے برائیاں تمہاری اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل بڑے کا ہے۔

تشریح: فرمایا کہ اگر تقویٰ اختیار کرو گے۔ تو تمہارے دلوں میں ہدایت ڈال دی جائیگی۔ جس سے تم حق اور ناحق میں تمیز کرو گے۔ اور تمہارے صغیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ ویکفر عنکم سے پہلے گناہ ویغفر لکم سے

آئندہ گناہ بخشد یئے جائیں گے. محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بہت بڑا ہے۔ قرآن مترجم پ ۹ ص ۲۵۷ ۔

اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر فرقان کا وعدہ فرمایا۔

تفسیر:۔ فرقان :۔ هدایت (۲) امداد۔ (۳) نجات) دونوں جہان میں (۴) غلبہ (۵) شبہات سے بچنے کا مخرج بیضاوی شریف ج اوّل ص ۱۸۶)

مثال تقویٰ :۔ تقویٰ و یقین ترازو کے دو پلڑوں کی طرح ہیں۔ توکل اس کا کانٹا و زبان جس سے اس کی کمی و زیادتی معلوم ہوتی ہے۔

(عوارف المعارف ص ۵)

معیت اللہ تعالیٰ :۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اور جانو یہ کہ اللہ تعالیٰ ساتھ پرہیز گاروں کے ہے

تفسیر :۔ پس ان کی حفاظت فرمائیں گے۔ اور حالت درست فرمائیں گے

(تفسیر بیضاوی شریف ص ۸۵ ج اوّل

جلالین شریف ص ۲۶) اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیز گاروں کو۔

علامات متقین :۔ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ سے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ تک ۝ تفسیر :۔ یہ آیات کمالات انسانیہ کی جامع ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس آیت پر عمل کیا۔ اس نے ایمان مکمل کیا۔ بیضاوی پ ۲ قلمی ج اوّل ص ۸۴) وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔ تفسیر :۔ اللہ تعالیٰ کے احکام بدلنے اور اس پر اعتراض کرنے سے ڈرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ اور کامیاب ہو ساتھ ہدایت اور نیکی کے (بیضاوی ج اوّل قلمی) وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی

اور خرچ راہ لیا کرو پس تحقیق بہتر فائدہ خرچ کا بچنا ہے گناہ اور سوال سے۔

تفسیر تقویٰ } کو اپنے قیامت کے دن کے لئے زاد بناؤ کیونکہ وہ بہترین زاد ہے (بیضاوی ج اول صـ۸۷ پ۲ قلمی)۔

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وہ یعنی بہشت تیار کی گئی ہے پرہیزگاروں کیلئے

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ط راہ دکھاتی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے اگر تم ایماندار ہو۔ تفسیر کیونکہ ایمان خالص یہ چاہتا ہے (بیضاوی ج اول صـ۱۳۴ پ۳ قلمی)

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ کیا پس جو شخص بنیاد رکھے عمارت اپنی کی اوپر تقویٰ اللہ تعالیٰ اور رضامندی کے بہتر ہے۔ الخ (پ ۱۱) اوپر مضبوط بنیاد تقویٰ کے۔ (بیضاوی ج اول قلمی صـ۴۰۳) وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝ اور جن لوگوں نے راہ پائی زیادہ دی انکو ہدایت ص اور حق کو قبول کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور ھدایت میں اور روشنی پیدا کرتا ہے ان کا ایمان اور یقین کامل ہوتا چلا جاتا ہے۔ (مترجم قرآن پ۲۶ صـ۱۶)

تَفْسِيْرُ وَاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ :۔ بیان کیا ان کے واسطے وہ چیز جس سے بچیں (بیضاوی ج اول صـ۴۸۲ قلمی)

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ : تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ تعالیٰ کے پرہیزگار تمہارا ہے۔ فضیلت محض تقویٰ اور نیک اعمال سے ہوتی ہے۔ کیونکہ تقویٰ سے نفوس کامل ہوتے ہیں۔ اشخاص ایک دوسرے پر فضیلت حاصل کرتے ہیں۔ تو جسے شرافت چاہئے تو تقویٰ طلب کرے۔ (بیضاوی ج ۲ قلمی صـ۴۸۹)

حدیث پاک عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ص اور دی انکو پرہیزگاری انکی ۵ اور جو لوگ اخلاص سے ھدایت

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ ط تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ اَلْفَمُّ وَالْفَرْجُ رواہ الترمذی مشکوٰۃ شریف صـ۴۱۲ وابن ماجہ)

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز داخل کرتی ہے اکثر آدمی کو بہشت میں وہ تقویٰ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور حسن خلق ہے۔ کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز داخل کرتی ہے آدمی کو آگ میں منہ اور فرج شرمگاہ۔ ترمذی رہ وابن ماجہؒ)

تقویٰ سب کاموں میں:-

حدیث پاک اور روایت ہے ابوذرؓ سے کہ کہا داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس پس ذکر کی حدیث دراز یہاں تک کہ کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجھ کو فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجھ کو ساتھ تقویٰ اللہ تعالیٰ کے اسلئے کہ بہت زینت دینے والا ہے واسطے سب کاموں تیرے کے کہا میں نے اور نصیحت فرمایئے مجھ کو فرمایا لازم ہے تجھ کو تلاوت قرآن مجید کی۔ اور ذکر خدائے عزوجل کا اسلئے کہ تحقیق تلاوت قرآن مجید اور ذکر اللہ تعالیٰ کا سبب ذکر کرنے کا ہے تجھ کو آسمان میں اور سبب نور ہے تیرے لئے زمین میں کہا میں نے زیادہ کرو مجھ کو نصیحت فرمایا لازم تجھ کو چپ رہنا دیر تک اسلئے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہے۔ شیطان کو اور مدد کرنے والی ہے تیرے لئے اوپر کار دین کے کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا بچتا رہ بہت ہنسنے سے۔ اسلئے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور کھو دیتا ہے منہ کے نور کو۔ کہا میں نے زیادہ فرمایئے۔ مجھکو۔ فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ۔ کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا باز رکھے تجھکو عیب لوگوں کے سے۔ وہ چیز کہ جانتا ہے تو نفس اپنے سے۔

کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین کے ۔ ملامت ملامت کرنے والے کی سے ۔ (بیہقی و مشکوٰۃ شریف صہ ۴۱۴)

حدیث پاک تقویٰ ہر جگہ :- اور روایت ہے ابی ذر سے رضی اللہ عنہ کہ کہا فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۔ ڈر تو اللہ تعالیٰ سے جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹا وے برائی کو اور معاملہ کر لوگوں کے ساتھ اخلاق نیک کے ساتھ (احمد و ترمذی و دارمی و مشکوٰۃ شریف ، صہ ۴۳۲)

چھپا اور علانیہ تقویٰ نجات کا سبب ہے :- اور روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں عذاب سے) اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں آخرت میں پس اوپر نجات دینے والیوں میں سے ڈرنا ہے ۔ اللہ تعالےٰ سے چھپے اور ظاہر میں اور دوسرے کہنا حق کا رضامندی اور ناخوشی میں میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور اوپر ہلاک کرنے والی چیزیں ۔ پس خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہے ۔ اور حرص فرمانبرداری کی گئی اور گھمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنے کے اور یہ خصلت ہے بدترین خصلتوں میں کہ ذکر کی گئیں ہے ۔ رواہ البیہقی و مشکوٰۃ شریف ، صہ ۴۳۴) متقی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نزدیک ہیں۔

واقعہ :- اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جب کہ بھیجا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامل کر کر طرف یمن کے نکلے ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ وصیت فرماتے تھے ان کو اور معاذ تھے سوار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تھے ہمراہ سواری ان کی کے ۔ پس جب فارغ ہوئے حضرت صلعم وصیت سے فرمایا ۔ اے معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نہ ملے مجھ سے بعد سال عمر میری کے کہ یہ سال ہے اور

اور شاید گزرے تو اس مسجد میری کے اور قبر میری پر پس روئے معاذ رضی اللہ عنہ
بہ سبب غم فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پھیرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور متوجہ کیا منہ مبارک اپنا جانب مدینہ شریف کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب
ترین لوگوں کے سب تھے میرے اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا
حَیْثُ کَانُوْا ۔ پرہیزگار ہیں جو ہوں اور جہاں ہوں
(رواہ احمد و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۴۵)

پرہیزگار کو کھانا کھلانا:۔ حدیث پاک اور روایت
ہے۔ ابی سعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے۔ کہ فرماتے تھے یاری مت کر مگر مسلمان سے:۔ وَلَا یَأْکُلْ
طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ" ۔ اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار (ترمذی ابوداؤد
دارمی و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳۶)

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ۰

دلیل قبولیت: کتاب بارہ تقریریں کا مطالعہ کیا اِس سے پہلے مصنف
نے متعدد مفید رسائل لکھے کتاب سنت اور تفاسیر کو بحوالہ بیان کیا ہے میں
دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ
میں اِس کتاب کو مقبول بین العوام والخواص بنائے اور مصنف کو دین حقہ
کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین۔

حررہ

فقیر غلام فخر الدین صاحب گانگوی غفرلہٗ میانوالی

قربِ اللہ تعالیٰ کا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ لَہُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَہُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ط

اور نہیں مال تمہارے اور اولاد تمہاری۔ ایسی چیزیں جو نزدیک کرے تمکو ہمارے نزدیک کرنے کے۔ مگر ہاں جو ایمان لاوے اور کام کئے اچھے پس یہ لوگ واسطے ان کے ہے جزا دوگنی بسبب اس کے جو کیا انہوں نے اور وہ بیچ بالاخانوں کے نڈر اور بے خوف ہیں۔

اسلام نے بتایا کہ روحانی کامیابی اور الٰہی قرب بغیر
تشریح:- ایمان اور عمل صالح کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایمان اور
عمل صالح لازم وملزوم ہیں۔
کامیاب نہیں ہو سکتا۔ (مترجم قرآن ص۱۱)

یعنی مال اور اولاد کسی کو مقرب نہیں بناتی۔ مگر مومن صالح
تفسیر:- جو اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور اولاد کو
بھلائی سکھائے اور اچھی تربیت کرے (بیضاوی شریف ج۲ ص۲۹۳)

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ط فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ اور آگے نکل جانے والے آگے ہیں سب سے یہ لوگ مقرب ہیں بیچ بہشتوں نعمت کے۔ تفسیر فضائل وکمالات :-

جمع کرنے والے (بیضاوی ج ۲ صـ۴۷۳) السَّابِقُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ کُلِّهَا السَّابِقُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ مُقَرَّبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ ط تمام بھلائیوں میں سبقت کرنے والے ۰ (تفسیر تنویر المقباس ج ۴ صـ۱۵۳)

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ط اور نماز پڑھتے رہیئے اور عند اللہ قرب حاصل کرتے رہیئے۔ وَمَا اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ ط کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط اور آپ کو معلوم ہے کچھ کہ علیین میں لکھا ہوا نامۂ عمل کیا ہے دفتر ہے لکھا ہوا۔ حاضر ہوتے ہیں اس پہ مقرب خدا کے ۰ علیین وہ دفتر ہے جہاں نیکوں کاروں کے عمل حسنہ کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔ اور نخود نیک انسان بھی اس میں رکھے جاتے ہیں۔ تا آنکہ قیامت بپا ہو۔ (قرآن مترجم) پ۳۰ رکوع ۸۲۸

وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ط اَلَا اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط اور جو کچھ خرچ کرتے اس کو عند اللہ قرب حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں۔ خبردار ہو ان کا یہ خرچ کرنا ان کے لئے موجب قربت ہے۔ علیین ساتویں آسمان پر عرش کے نیچے مقام ہے (جلالین شریف صـ۴۹۱) فَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ ط پس اگر ہو وے مقربوں سے پس راحت ہے اور رزق اور بہشت ہے نعمت کی۔

تفسیر: اگر وہ مرنے والا آگے نکل جانے والے سابقین سے ہو تو اس کے لئے یہ نعمتیں ہیں۔ (بیضاوی ج ۲ صـ۴۷۵)

روایت ابن جریرؓ نے ابی العالیہؓ سے روایت کی کہ کوئی بھی جو مقربین سے ہوتا ہے روح قبض ہوتے وقت اسے ریحان جنت سونگھائی جاتی ہے۔ پھر اس کا روح قبض ہوتا ہے۔ (بر حاشیہ جلالین صـ۴۴۶)

مقرب انبیاء علیہم السلام ہیں۔ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ط وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ط

فرشتے مقرب ہیں۔ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط مومن مقرب ہیں ط فَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ط

تقرب قرآن پاک سے

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَّکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ ط بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رواہ احمد والترمذی مشکوٰۃ شریف صـ ۱۱۸

اور روایت ہے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں سنتا اللہ تعالیٰ واسطے بندے کے بیچ کسی عمل کے۔ بہتر دو رکعتوں سے کہ پڑھے ان کو اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہے۔ اوپر سر بندے کے جب تک کہ ہوتا ہے نماز اپنی میں اور نہیں نزدیکی حاصل کی بندوں نے طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانند اس چیز کے کہ نکلی اس سے یعنی قرآن پاک ؛

یعنی جیسے قرآن پاک پڑھنے سے قرب حاصل ہوتا ہے۔ ایسا کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ (مظاہر حق) تہجد سے قربت ؛ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمَکْفَرَۃٌ لِّلسَّیِّاٰتِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ ط رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف صـ ۱۰۹) اور روایت ہے ابو امامہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لازم کرو قیام رات کا اسلئے کہ وہ طریقہ اچھے لوگوں کا ہے کہ پہلے تمہارے تھے اور

قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاری کا ہے طرف پروردگار تمہارے کے
اور اسباب دور ہونے گناہوں کا ہے اور باز رکھنے والا ہے گناہوں
سے (ترمذی رضؓ).

قرب سلام سے :- اور روایت ہے حضرت ابوامامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے وہ شخص
ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے (ترمذیؓ احمدؓ، ابوداؤد.
(مشکوٰۃ شریف ص۳۹۸)

قرب مساکین کی وجہ سے :- اور روایت ہے حضرت انسؓ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی زندہ رکھ مجھکو مسکین اور مار
مجھے مسکین اور حشر کر میرا گروہ مسکینوں میں۔ پس فرمایا حضرت عائشہؓ
نے کس واسطے یا رسول اللہ فرمایا کہ تحقیق مسکین داخل ہوں گے پہلے
بہشت میں دولت مندوں سے چالیس برس اے عائشہؓ نہ پھیر تو
مسکین کو نا امید اور اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کے ہو اے
عائشہ رضؓ دوست رکھ تو مسکینوں کو اور نزدیک کر تو ان کو پھر نزدیک
کریگا اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنے دن قیامت کے۔ (ترمذیؓ، بیہقی رضؓ
ابن ماجہ رضؓ (مشکوٰۃ شریف ص۴۴۷) متقی مقرب ہیں.

واقعہ :- اور روایت حضرت معاذ بن جبل سےؓ کہ کہا جبکہ بھیجا اس کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامل کر کے طرف یمن کے نکلے
ساتھ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں کہ وصیت
کرتے تھے اس کو اور معاذ تھے سوار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تھے۔ ہمراہ سواری اس کی کے پس جب فارغ ہوئے حضرتؐ وصیت
سے تو فرمایا اے معاذ رضؓ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نہ ملے مجھ سے بعد سال

عمر میری کے کہ یہ سال ہے اور شاید کہ گذرے تو اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بہ سبب فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر پھرے آنحضرت اور متوجہ کیا منہ مبارک اپنا جانب مدینہ شریف کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین لوگوں کے ساتھ میرے پرہیزگار ہیں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔ (احمد۔ مشکوٰۃ شریف) ص۴۴۵

ف:۔ یہ تسلی ہے معاذؓ کو کہ تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور ہمارے فراق پر غم نہ کھا۔ جبکہ متقیوں سے ہو وے۔ صورت میں جدا ہوتا ہے معنیٰ میں ہمارے ساتھ ہے۔

لمعات و مرقات:۔ فرمایا متقی جو بھی ہوں جہاں بھی ہوں

فرض و نوافل سے قرب

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہوں میں اس کو ساتھ لڑائی کے اور نہیں نزدیکی حاصل کی طرف میرے بندے میرے نے ساتھ کسی چیز کے کہ بہت محبوب ہو طرف میرے اس چیز سے کہ فرض کیا میں نے اس پر اور ہمیشہ رہتا ہے بندہ میرا نزدیکی ڈھونڈتا ہے طرف میری ساتھ نفلوں کے۔ یہاں تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اس کو اور جس وقت دوست رکھتا ہوں میں اس کو پس ہوتا ہوں میں شنوائی اس کی کہ سنتا ہے ساتھ اس کے اور ہوتا ہوں میں بینائی اس کی کہ دیکھتا ہے ساتھ اس کے اور پاؤں اس کا کہ چلتا ہے ساتھ اس کے اور اگر مانگتا ہے مجھ سے یہ بندہ البتہ دیتا ہوں میں اس کو اور نہیں توقف اور تردد کرتا میں کسی چیز میں سے کہ کرنے والا ہوں میں اس کو مانند تردد میرے کے قبض کرنے جان مومن کے سے ناخوش رکھتا ہے وہ موت کو اور حال یہ ہے

کہ میں ناخوش رکھتا ہوں ناخوشی اس کی کو اور چارہ نہیں اس کو موت سے ۔۔ (بخاری و مشکوٰۃ شریف ص۱۹۷)

تشریح :- یہ مقام فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہے (۱) یعنی ہاتھ پاؤں کا محافظ ہو جاتا ہے۔ گناہوں سے (۲) رضا الٰہی ہر کام میں ۔ (۳) حاجت روائی ۔

سخی مقرب ہے :- روایت ہے ابو ہریرہ رض سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے السخی قریب من اللہ ۔ سخی نزدیک ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگوں سے دور ہے آگ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا اللہ تعالیٰ کی طرف عابد بخیل سے ۔ (ترمذی و مشکوٰۃ شریف) ص۱۶۴

جماعت میں شامل ہونے کا بیان :- ظہر کی نماز فرض پڑھ رہا تھا ۔ یا چار رکعت والی کہ جماعت شروع ہو گئی ۔ تو اگر تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے ۔ دو رکعت نفل ہو جائیں گے اگر فرض تین رکعت والا ہو ۔ اور دو رکعتیں پڑھ لی ہوں تو نہ قطع کرے اگر فرض دو رکعت والا ہو تو پہلی رکعت کا ۔ اگر سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے ۔ سجدہ کر لیا ہو تو پوری کرے ۔ (کنز الدقائق ص۳۶) **شکر سے قرب :-** پیران پیر رض نے فرمایا شکر خدا کے قرب کا ذریعہ ہے اور زیادتی نعمت کا سبب ہے ۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝

تزکیہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَمَنْ یَّاْتِہٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی ہ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَکّٰی ہ

جو شخص رب کے پاس مومن ہو کر حاضر ہو گا۔ جس نے نیک کام بھی کیئے ہوں سو ایسوں کیلئے بڑے اونچے درجے ہیں۔ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔ اور جو شخص (کفر و معصیت سے) پاک ہوا۔ اس کا یہی انعام ہے ط

تزکیہ:- پاک ہونا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ط پاک ہونا آدھا ایمان ہے۔ **کمال ایمان:-** دل کو ان چیزوں سے پاک کرنا جن کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا۔ اور ان چیزوں کیلئے خالی کرنا جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ (کتاب الاربعین صہ ۴۴) پاک کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا ہ تحقیق مراد کو پہنچا جس نے اس کو پاک کیا۔

دعا تزکیہ:- حدیث پاک: حضرت زید بن ارقم رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فرماتے تھے یا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے اور عذاب قبر سے یا الٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اس کی، وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا ط اور پاک کر تو اس کو تو بہترین ان شخصوں کا ہے کہ پاک کرتے ہیں اس کو تو کارساز ہے

اُس کا اور مالک ہے اُس کا۔ یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اُس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس دل سے کہ نہ ڈرے اور اس نفس سے کہ سیر نہ ہو۔ اور اس دُعا سے جسے قبول نہ کیا جائے نقل کی یہ مسلم نے (مشکوٰۃ شریف ۲۱۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت تقریبًا پانچ جگہ قرآن پاک میں بیان کی گئی ہے۔ کہ آپؐ مومنوں کو پاک کرنے والے ہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ط

ترجمہ:۔ تحقیق احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر جس وقت ان میں بھیجا پیغمبر آپس اُن کے سے پڑھتے ہیں اوپر ان کے نشانیاں اُس کی اور پاک کرتے ہیں ان کو۔ اور سکھاتے ہیں ان کو کتاب و حکمت۔ تحقیق اس سے پہلے وہ البتہ گمراہی ظاہر میں تھے۔

تفسیر:۔ وَيُزَكِّيْهِمْ گناہوں سے پاک فرماتے ہیں (جلالین شریف صفحہ ۶۲ پارہ اول) کہ شرک سے پاک فرماتے ہیں۔ بتوں کی پوجا تمام گندگیوں۔ رذائل و نقائص سے یا اپنی امت کو قیامت کے دن جب امت گواہی دے گی انبیاء علیہم السلام کے احکام پہنچانے پر (تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۲۰۱)

پاکی زکوٰۃ سے:۔ زکوٰۃ کا معنیٰ پاک کرنا کہ وہ ادا کرنے والے کو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔ اور باقی مال کو پاک کرتی ہے۔

PDF BY

طالب دعا

خلیفہ مدنی تونسوی تونسہ شریف ضلع

ڈیرہ غازی خان

+923321717717